

ٹیلی ویژن کے ذریعے دوسروں کے ذہن تک اپنا پیغام پہنچانے
اور ان کا پیغام واپس کرنے کے آسان اور عملی طریقے

ٹیلی ویژن کے عملی طریقے

وقار عزیز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایشیا بکس راولپنڈی

طہ سلی سلی

کے عملی طریقے

تصنیف..... ڈبلیو ای۔ بٹلر
تلخیص، تشریح اور ترجمہ..... وقار عزیز



پوسٹ بکس نمبر 554

راولپنڈی۔ پوسٹ کوڈ: 46000

ایشیا بکس

فہرست

پہلا باب

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے

ٹیلی پیٹھی کیا ہے ؟

برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی

انتقالِ خیال

ٹیلی پیٹھی کی مقبولیت

ٹیلی پیٹھی اور جسمِ رُح

ٹیلی پیٹھی کے طریقے

ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

دوسرا باب

ٹیلی پیٹھی اور دوسرے نفسی علوم

ٹیلی پیٹھی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں

نفسی قوت کا غلاف

لازمی یا اختیاری اصول



All rights reserved. No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopyings, recording or by any information storage or retrieval system, without permission in writing from the publisher.

ASIA BOOKS

P.O. Box, 554, 148-3, Sehgal street
Murree Road, Rawalpindi, Cantt.
Post Code 46000

Mob: 0345-5300110

Ph: 051-2518699

051-5120611

Several Editions: 1985 onwards

This Edition: 2012

Printed at

Marshal Printers, Rawalpindi

Our books are available at all leading booksellers. List given at the end of this book. If not available write to us directly.

جن تک سہلز سے آپ کو ہماری کتابیں مل سکتی ہیں
ان کی فہرست کتاب کے آخری صفحے پر دیکھیں

پیغام بھیجنے والا، پیغام وصول کرنے والا
آپ بھی ٹیلی پیچی سیکھ سکتے ہیں
مخفی علوم کے ادارے
یقین کی قوت

دو غلط تصورات صحیح تصور

ٹیلی پیچی کے ذریعے پیغام رسانی کا طریقہ
ٹیلی پیچی کے عمل کے مختلف مرحلے
تصویر اُبھارنے کی صلاحیت
ذہنی یا خیالی تصویر

چند حیرت انگیز واقعات

ٹیلی پیچی کے ذریعے پیغام کی وصولی
ٹیلی پیچک پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے
بے ساختہ تحریر

تیسرا باب

قربت کا احساس لازمی ہے
ٹیلی پیچی کے لئے باقاعدہ نظام
ماحول اور نفسی صلاحیت
توجہ میں بیرونی ظلم

عامل اور معمول کو پُر سکون ہونا چاہیئے
آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں
ٹیلی پیچی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے
بیرونی اثرات
روحانی یا نفسی تعلق

عامل اور معمول میں نفسی تعلق
کامیابی کے لئے ضروری ہدایات
پیغام کا تصویری عکس
توجہ مرکوز کرنا
پہرزدوں کو پس منظر سے الگ کرنا
عورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں

چوتھا باب

ٹیلی پیچی کی تربیت
تربیت کے بنیادی اصول
مخفی قوت کو بیدار کرنا
مشرق اور مغرب میں رائج سائنس کی مشقیں
ٹیلی پیچی کا پہلا تجربہ
خاموش گفتگو

نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم
غیر مادی وجود کے کرشمے

سوالوں کا باب

خیالی سپیکر
خیالی سپیکر کی نفسی قوت
نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا
پر رُوحوں کا اثر یا نفسی قوت کا کرشمہ
ما فوق الفطرت قوتوں کے اثرات
ٹیلی پتھی ایک وسیع علم ہے



ایشیا بکس

آپ کے لئے سفید اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

Find more books go www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیغام رسانی کا طریق کار
پیغام وصول کرنے کا طریقہ
ٹیلی پتھی کے تجربات کی تعداد
تاخیر سے ملنے والے تاثرات

پانچواں باب

ہینا ٹرم کے ذریعے ٹیلی پتھی
عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پتھی کا رابطہ
دائرے کا طریق کار
ادویات اور نفسی قوت
نیند کی حالت میں ٹیلی پتھی

چھٹا باب

ارد گرد کے لوگوں سے ٹیلی پتھی کا رابطہ
پودوں پر ٹیلی پتھی کے اثرات
عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار
ان قوتوں پر قابو حاصل کیا جا سکتا ہے
نفسی توانائی کے کرشمے
ٹیلی پتھی کی لہروں کے ذریعے شفا

پہلا باب

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے
ٹیلی میٹھی کیا ہے؟

برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی

انتقال خیال

ٹیلی میٹھی کی مقبولیت

ٹیلی میٹھی اور جرائم

ٹیلی میٹھی کے طریقے

ٹیلی میٹھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

اس کتاب میں ٹیلی میٹھی کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے جس نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا ہے وہ میرے اپنے تجربات پر مبنی ہے لیکن یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ میں نے دوسرے لوگوں کے تجربات اور ان کے نتائج سے بھی استفادہ کیا ہے کیونکہ کسی اہم موضوع پر تمام اچھے وقت دوسرے لوگوں کے علم اور تجربات کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔ میں ایسے تمام لوگوں کا ممنون ہوں جو میرے لئے مشعل راہ بنے۔

اسی شاملیں بہت کم ملتی ہیں کسی شخص نے ماضی کے ورثے سے مدونے بغیر علم کے کسی شعبے میں مہارت پیدا کی ہو۔ آج ٹیلی میٹھی سب سے علم و فنون کے میدان میں جو ترقی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سے پہلے بہت سے لوگوں نے ان علوم و فنون سے متعلق تحقیق کی اور آگے چل کر موجودہ نسل نے ان لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان علوم و فنون کو اور ترقی دی۔ ٹیلی میٹھی کے سلسلے میں بھی موجودہ نسل نے ماضی کے ورثے سے استفادہ کیا ہے لیکن اس موضوع پر لکھتے ہوئے جو دشواری پیش آتی ہے وہ ہے اس موضوع پر کتابوں کی کمی۔ اگر ٹیلی میٹھی کے موضوع پر کہیں سے کوئی پچھا ہوا مواد حاصل ہوتا ہے تو وہ اتنا الجھا ہوا ہوتا ہے کہ ایک عام آدمی کے لئے اسے سمجھنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اسے ٹیلی میٹھی کے موضوع پر واضح انداز میں معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

یہ کتاب میرے تجربات پر مبنی ہے

ٹیلی پیٹھی کے موضوع پر طبع شدہ مواد کا سب سے بڑا ذریعہ برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی ہے۔ اس سوسائٹی کی تحقیق کے علاوہ اس موضوع پر معلومات کے چند ذرائع اور بھی ہیں لیکن ابھی تک نفسی تحقیق کی یہ سوسائٹی ہی وہ واحد ادارہ ہے جس کی فراہم کی ہوئی معلومات صحیح تصور کی جاسکتی ہیں۔ بالبعد النفیات (PARAPSYCHOLOGY) سے متعلق کئی اور اداروں نے بھی ٹیلی پیٹھی کے موضوع پر تحقیقی کام کیا ہے اور ٹیلی پیٹھی سے متعلق تجربات کئے ہیں لیکن عام آدمی کے لئے انہیں سمجھنا مشکل ہے۔

اس کتاب میں میں نے ٹیلی پیٹھی کے ماہرین کے تجربات کو عام فہم الفاظ میں بیان کیا ہے لیکن زیادہ تر میں نے اپنے تجربات تحریر کئے ہیں۔ یہ تجربات انسان کی اس حیرت انگیز صلاحیت سے متعلق ہیں جسے ٹیلی پیٹھی کا نام دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جو پہلی مرتبہ ٹیلی پیٹھی کے حیرت انگیز علم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو اس موضوع کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس توقع کے ساتھ ہیں یہ کتاب آپ کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔

ٹیلی پیٹھی کیا ہے؟

کبھی کبھی کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے کہ آدمی حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ لوگ کہتے

ہیں کہ ہم نے پہلے نہ تو یہ بات کبھی سنی تھی اور نہ ہی ایسا ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب کبھی بھی انسانی ذہن کا اس قسم کا حیرت انگیز کرشمہ رونما ہوتا ہے تو عموماً اسے ٹیلی پیٹھی کا نام دیا جاتا ہے لیکن اکثر ٹیلی پیٹھی کی اصطلاح کو غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا سب یہی ہے کہ اس اصطلاح کو واضح کر دیا جائے جیسا کہ ڈاکٹر جانسن نے کہا ہے کہ اصطلاحات کو واضح کر لینے سے لوگ الجھاؤ کا شکار نہیں ہوتے اور طویل بحث بلائے کی ضرورت نہیں پڑتی (اگر اردو کی لغت دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہاں ٹیلی پیٹھی کو اشتراق کہا گیا ہے اور اشتراق کا جو مفہوم بیان کیا گیا ہے وہ ہے ایک قلب کا اشتداد سے قلوب پر لبر کسی مادی دہلے کے، یعنی تعلق یا تسلیم روحانی۔ تسلیم روحانی کا مطلب ہے روحانی طور پر بات چیت)۔

برطانیہ کی نفسی تحقیق کی سوسائٹی

ٹیلی پیٹھی کی اصطلاح زیادہ قدیم نہیں۔ یہ لفظ پہلی مرتبہ اس وقت منظر عام پر آیا جب ملکہ وکٹوریہ کے دور میں نفسی تحقیق کی سوسائٹی کو قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ اس سوسائٹی کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ ان عجیب و غریب واقعات کے بارے میں تحقیق کی جائے جو بعض اوقات رونما ہوتے ہیں اور ایک عام آدمی کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں۔ اس سوسائٹی کے بانی نمبروں میں سے ایک صاحب الین۔ ایچ۔ ڈبلیو میوز (F.H.W. MYERS) نے اس مافوق الفطرت صلاحیت کو ٹیلی پیٹھی کا نام دیا۔

ٹیلی پیٹھی کا لفظ یونانی زبان کے دو لفظوں سے مل کر بنا ہے جن کا مطلب ہے کان دور سے کسی چیز کو محسوس کرنا۔ چنانچہ ایسے تمام حیرت انگیز اور عجیب واقعات کو جن میں

دو افراد کے درمیان طویل فاصلے کے باوجود رابطہ قائم ہوا تو ٹیلی بیٹھی کا نام دیا گیا ہے۔ یہاں رابطے کا جو لفظ استعمال کیا گیا ہے اس میں ایک شخص کے ذہن سے خیالات، تاثرات اور کیفیات کا دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہونا شامل ہے۔ اس سارے عمل میں ہمارے جانے پہچانے حواسِ خمسہ یعنی مادی حواس کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ٹیلی بیٹھی کی یہ تعریف کافی وسیع ہے اور بیشتر مافوق الفطرت اور معجزانہ واقعات اس تعریف کے دائرے میں آجاتے ہیں لیکن میرز (MYERS) اور اس کے ساتھیوں نے ایک اور اصطلاح یعنی انتقالِ خیال (THOUGHT TRANSFERENCE) بھی ایجاد کی۔ اس سے ان کی مراد ٹیلی بیٹھی کے ایسے واقعات تھے جب کسی شخص نے اپنی اندرونی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات کو کسی اور شخص کے ذہن تک پہنچایا ہو۔

انتقالِ خیال

انتقالِ خیال (THOUGHT TRANSFERENCE) کا لفظی مطلب ہے خیال کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن کو منتقل ہونا۔ آسان لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ٹیلی بیٹھی ایک وسیع میدان ہے اور انتقالِ خیال اس کا ایک حصہ۔ چنانچہ فی الحال ہم ٹیلی بیٹھی کا لغہ استعمال کریں گے جس میں خیالات، جذبات اور خواہشوں کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونا شامل ہے۔ خواہ یہ عمل قدرتی طور پر واقع ہوا ہو یا کسی شخص نے اپنی ذہنی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے اپنے خیالات، جذبات یا خواہشات کو کسی دوسرے شخص کے ذہن میں پہنچایا ہو۔

ٹیلی بیٹھی کی مقبولیت

کچھ عرصہ پہلے تک یہ صورت حال تھی کہ اکثر سائنسدان ٹیلی بیٹھی کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے لیکن آج کل انسانی ذہن کی اس حیرت انگیز اور معجزانہ صلاحیت کی تحقیق کے سلسلے میں خاص دلچسپی لی جا رہی ہے۔ عام لوگوں کو ٹیلی بیٹھی کے موضوع سے گہری دلچسپی ہے، وہ یہ جانا چاہتے ہیں کہ کیا ٹیلی بیٹھی کے ذریعے معجزے دکھائے جاسکتے ہیں۔ وہ ٹیلی بیٹھی سیکھنا بھی چاہتے ہیں اور اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال بھی کرنا چاہتے ہیں۔

ٹیلی بیٹھی اور حیرانم

یہاں ہم ایک اخلاقی نقطہ پر بھی روشنی ڈالنا چاہتے ہیں اور یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ٹیلی بیٹھی ایک صلاحیت ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک قوت ہے جسے اچھے اور بُرے دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے دوسری صلاحیتوں اور قوتوں کو اچھے یا بُرے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً ہینا ٹرم ایک ایسا نر ہے جس سے بے شمار کام لئے جا رہے ہیں۔ اسے طبی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا سلسلہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ عملِ تخیم کے ذریعے جسم کے درجہ حرارت کو کم کرنا، درد کا اس سے تخیم کرنا اور ٹھکان دور کرنا ممکن ہے۔ جراثیم کے شعبے میں بھی ہینا ٹرم سے کافی مدد لی جا رہی ہے اور

ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت تمام لوگوں میں ہوتی ہے

اگرچہ ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت تقریباً تمام لوگوں میں ہوتی ہے لیکن اس صلاحیت سے نااہل اٹھانے کے لئے بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہے۔ آجکل کی مصروف اور مشین زندگی میں اکثر لوگ صبر و استقلال سے محروم ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ٹیلی پیٹھی کی مشق انسانوں پر کی جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی ذہنی اور جذباتی حالت میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ اس اصول کا اطلاق ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں افراد پر ہوتا ہے۔

شروع شروع میں ٹیلی پیٹھی کے طر شدہ اصولوں کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ بعد میں جیسے جیسے تجربے میں اضافہ ہوگا آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جائے گا کہ کس اصول پر عمل جاری رکھنا چاہئے اور کس اصول پر عمل درآمد کے سلسلے میں ڈھیل دینی چاہئے۔ شروع میں ایسے اصولوں پر عمل کرنا چاہئے جن کے نتائج کے بارے میں ابھی طرح شبہ کیا جا چکا ہے۔ بعد میں جیسے جیسے آپ کو تجربہ حاصل ہوگا آپ نئے نئے نتائج دریافت کریں گے۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ علم ایک گہرا سمت درجے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ لہذا طالب علم کو چاہئے کہ وہ ہمارے حاصل کرنے کے لئے اپنے موضوع پر زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے اور زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرے۔ ٹیلی پیٹھی کے طالب علم کو اس موضوع کا اچھی طرح مطالعہ کرنا چاہئے اور اس میدان میں دوسرے لوگوں کے تجربے

یہ سمیٹے بڑے اکثر آپریشنوں میں کافی مفید ثابت ہوا ہے۔ ہینا ٹرم کے ذریعے بیہوش کے جانے والے رین جراثیم کے دوران آرام سے سوئے رہتے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد انہیں درد کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ کئی ملکوں میں ہینا ٹرم کو ذہنی امراض کے علاج اور ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اس کے باوجود بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہینا ٹرم جیسے مفید علم کو غلط مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہے ہیں اور ایسی خبریں بھی ملتی رہی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہینا ٹرم کو برائے نام کے ارتکاب کے لئے استعمال کیا۔ ایسی کوششوں کو ہر شخص کو مذمت کرنی چاہئے (چنانچہ ٹیلی پیٹھی کیسے والوں کو بھی چاہئے کہ وہ اس علم کو انسان کی فلاح اور بہبود کے لئے استعمال کریں۔

ٹیلی پیٹھی کے طریقے

یہ ٹیلی پیٹھی کا ایک مختصر تعارف تھا، ہمارے خیال میں اب ٹیلی پیٹھی اور اس کے مختلف مظاہر کو سمجھنے کے لئے ضروری بنیاد فراہم کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد اب ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کو بیاہ کرنے کے لئے مختلف مشقوں پر روشنی ڈالی جائے گی اور اس مقصد کے لئے مفید طریقے بتائے جائیں گے۔ ٹیلی پیٹھی کے رہنمائی نہیں بلکہ جیتے جاگتے انسان ہی ہماری تمام سرگرمیوں کا مرکز ہوتے ہیں اگرچہ بعض اوقات کچھ آلات کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔

دوسرا باب

ٹیلی بیجی اور دوسرے نفسی علوم
 ٹیلی بیجی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں
 نفسی قوت کا غلط - لازمی یا اختیاری اصول
 پیغام بھیجنے والا - پیغام وصول کرنے والا
 آپ بھی ٹیلی بیجی کیکھ سکتے ہیں
 مخفی علوم کے ادارے - یقین کی قوت
 دو غلط تصورات - صحیح تصور
 ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام رسائی کا طریقہ
 ٹیلی بیجی کے عمل کے مختلف مرحلے
 تصویر اُبھانے کی صلاحیت - ذہنی یا خیالی تصویر
 حیرت انگیز واقعات - ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام کی وصولی
 پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے
 بے ساختہ تحریر

کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہیے طلب علم کو اپنی قوتِ شاہدہ
 سے بھی کام لینا چاہیے اور اپنے ارد گرد ظہور پذیر ہونے والے واقعات کا گہری
 نظر سے مطالعہ کرنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا ان میں ٹیلی بیجی کا کوئی عنصر
 موجود تھا؟ (۹)

ایشیائیس کی پندرہ مشہور کتابیں

- | | | |
|------------------------------------|-------|-----------------------|
| زندگی کا دروازہ کھلا ہے | | دقار عزیز |
| دوسروں پر جاوے کیجئے | | دقار عزیز |
| گنگو اور ترقی پر کافن | | دقار عزیز |
| ذہنی صلاحیت پر مباحثیں | | دقار عزیز |
| خود اعتمادی گنگو اور ذہنی کافن | | دقار عزیز |
| دوست بنا سیں ترقی کریں | | دقار عزیز |
| انہائی دلچسپ کتاب | | دقار عزیز |
| دانشوروں نے کہا | | دقار عزیز |
| قوت ارادہ کا جاادو | | رشی چوہان |
| دولت شہرت اور کامیابی کے سات اصول | | شامین اقبال |
| اپنی زندگی خود بنائیں | | شامین اقبال |
| تھوڑی محنت زیادہ ترقی | | دقار عزیز ڈاٹ انٹرنیٹ |
| محبت کافن | | یعقوب چودھری |
| ڈر اور خوف پر فتح | | شامین اقبال |
| لمینشن ڈیپریشن اور بے چینی سے نجات | | آفتاب احمد قریشی |

ٹیلی پیتھی اور دوسرے نفسی علوم

کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی حدود کا تعین کر لینا عموماً مفید رہتا ہے۔ ٹیلی پیتھی کے سلسلے میں یہ بات اور بھی ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کی مشق شروع کرنے سے پہلے ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ اس مشق کے دوران ہمیں کیا کیسی معلومات اور تجربات حاصل ہوں گے لیکن ایک بات بہر حال ذہن میں رکھنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ کسی علم کو بھی دوسرے علوم سے الگ کر کے صحیح طرح نہیں سمجھا جاسکتا۔ ہر علم کا دوسرے علم سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہوتا ہے۔ اسی طرح ٹیلی پیتھی کا بھی اُن دوسرے نفسی علوم سے گرا تعلق ہے جو انسان کے ذہن کی معجزانہ صلاحیتوں کے بارے میں ہیں۔

ٹیلی پیتھی کے ذریعے دوسروں پر قابو حاصل نہ کریں

ٹیلی پیتھی کا تفصیل کے ساتھ مطالعہ شروع کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ اس علم کو حاصل کرنے سے آخر ہمارا مقصد کیا ہے۔ ایک مقصد تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس علم سے واقفیت حاصل کی جائے اور اپنے تجسس کی تسکین کی جائے لیکن یہ مقصدنا کافی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے تجربات کے دوران ہمیں جو علم اور تجربات حاصل ہوں گے اُن سے کیا کام لیا جائے۔ ظاہر ہے کہ دوسرے علوم کی طرح ٹیلی پیتھی کو بھی اچھے اور برے دونوں مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اہم ٹیلی پیتھی کے شائقین کے لئے بعض راہنما اصول موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- پہلا اصول تو یہ ہے کہ ہمیں ٹیلی پیتھی کی قوت کو اپنے ذاتی مفادات کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔
 - دوسرا اصول یہ ہے کہ ہمیں اس معجزانہ صلاحیت کو لوگوں کے فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔
 - تیسرا اصول یہ ہے کہ ہمیں کبھی بھی ٹیلی پیتھی کی پراسرار قوت کو کسی دوسرے شخص کو اس کی مرضی کے خلاف مطیع بنانے اور اس پر قابو حاصل کرنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔
- ہمیں معلوم ہے کہ یہ معیار کافی سخت ہے اور بعض اوقات ٹیلی پیتھی کے ماہرین اس معیار پر پورے نہیں اترتے اور ان اصولوں سے انحراف کرنے لگتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ وہ اصول ہیں جنہیں پراسرار اور مافوق الفطرت علوم پر عمل کے دوران ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔

نفسی قوت کا غلاوت

اس کہ ارض پر بسنے والے ہر شخص کے ارد گرد نفسی قوت (PSYCHIC ENERGY) کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ نفسی قوت کے اس غلاوت کو انگریزی میں AURA کہتے ہیں (اردو کی ڈکشنری میں AURA کا مطلب ہے جو کسی ٹیلی فون لائن سے برقی اخراج کی وجہ سے ہوتا ہے پتلیاچھ)۔ نفسی قوت کے اس غلاوت کی وجہ سے وہ برقی اخراج ہے جو انسان کی نفسی قوت کی وجہ سے اس کے ارد گرد نفسی توانائی کی شکل میں موجود رہتا ہے۔

پر ایسی سخت شرائط مسلط کرنا بہتر نہیں۔ جیسے جیسے آپ ٹیلی بیٹھی کے تجربات کریں گے آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ کونسی شرائط ہیں جو ٹیلی بیٹھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ ہر شخص کے سلسلے میں یہ شرائط مختلف ہوں گی لیکن اس کے باوجود بعض ایسے اصول اور شرائط سامنے آئیں گی جو عمومی (GENERAL) نوعیت کی ہوں گی اور اکثر صورتوں میں لاگو ہوں گی۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کن باتوں کی پابندی بہت ضروری ہے اور وہ کونسی باتیں ہیں جن پر عملدرآمد کے سلسلے میں زیادہ سختی اور پابندی کی ضرورت نہیں۔

پیغام بھیجنے والا۔ پیغام وصول کرنے والا

ٹیلی بیٹھی کے عمل کے لئے ہم دو اصطلاحیں استعمال کرتے ہیں یعنی پیغام بھیجنے والا (عالم) اور پیغام وصول کرنے والا (محمول)۔ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام ایک تصویر کی عکس (IMAGE) کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عکس (IMAGE) وصول کرنے والا شخص ایک بے جان آئینے کی مانند نہیں ہوتا، اصل میں جو شخص پیغام وصول کرتا ہے وہ اپنے ذہن کی گہرائی میں اترتا ہے اور پیغام بھیجنے والے کے ساتھ اس کا ذہنی رابطہ قائم ہو جاتا ہے چنانچہ معمول وہ پیغام وصول کر لیتا ہے جو عالم کے ذہن میں ہوتا ہے۔

پیغام یا تصویر کی عکس کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونے کا یہ عمل ریڈیو کے ذریعے پیغام رسانی کے عمل سے مشابہ نہیں ہوتا۔ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے

نفسی قوت کا یہ غلات ایک حفاظتی خول کی مانند ہوتا ہے۔ ٹیلی بیٹھی کے عالم کو چاہیے کہ وہ کسی شخص کی رضامندی کے بغیر نفسی قوت کے اس خول کو توڑنے کی کوشش نہ کرے۔ ہاں اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی اجازت دے دے تو ٹیلی بیٹھی کا عالم اپنی قوت کے ذریعے اس خول کو توڑ سکتا ہے۔

نفسی قوت کا یہ غلات جسے ایک حفاظتی غلات کہا گیا ہے۔ بیرونی نفسی اثرات سے ایک شخص کی حفاظت کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اگر عالم نفسی قوت کے اس غلات کو توڑ دے تو گویا وہ معمول کو اپنا طبع بنا لیتا ہے اور اسے معمول پر رکھنے کا قلوبا حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی شخص پر مافوق الفطرت قوتوں کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں تو اس صورت میں بھی غالباً یہی وجہ ہوتی ہے یعنی ان قوتوں کے اثرات یا تو متاثرہ شخص کے نفسی قوت کے غلات میں الجھ جاتے ہیں یا اس غلات کو توڑ کر اپنے شخص پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس طرح متاثرہ شخص مکمل طور پر ان مافوق الفطرت قوتوں کے قابو میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح یہ قوتیں گویا انسان کے اندر حلول کر جاتی ہیں۔ جنوں، اروحوں اور اس قسم کی دوسری مافوق الفطرت قوتوں کے اثر انداز ہونے کا بھی غالباً یہی طریق کار ہے۔

لازمی یا اختیاری اصول

ٹیلی بیٹھی کے بنیادی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد اب آپ ایک اہم مسئلے کی طرف آئیے۔ یہ مسئلہ ان بنیادی شرائط کا ہے جو ٹیلی بیٹھی کے لئے بڑی اہم تصور کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ شروع شروع میں ٹیلی بیٹھی کے طالب علم

پیغامِ رسالت کی کئی سطحیں ہوتی ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ہمیں ایک حیرت انگیز حقیقت کا علم ہوتا ہے یعنی جب پیغامِ بھیجنے والا یہ سوچتا ہے کہ پیغام وصول کرنے والا بہت دور ہے تو نتائج بہتر نہیں ہوتے لیکن جب پیغامِ بھیجنے والا اپنے تصور میں پیغام وصول کرنے والے شخص کے وجود کو اپنے قریب دیکھتا اور محسوس کرتا ہو تو بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

آپ بھی ٹیلی پیٹھی سیکھ سکتے ہیں

اب ہم اس بات کی وضاحت کریں گے کہ آیا مشق کے ذریعے ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت پیدا کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ کسی شخص میں ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت ایک اتفاقی بات ہے اور اسے کوشش اور تربیت کے ذریعے پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بات قطعی غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی شخص مشق اور کوشش سے اپنے اندر یہ پُراسرار صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیلی پیٹھی سے نا اہل اٹھانا چاہتا ہے تو اسے پہلے کہ وہ پہلے اپنی خوابیدہ صلاحیت کو بیدار کرے اور مشق اور کوشش کے ذریعے اس صلاحیت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرے۔

ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے بعض خاص طریقے موجود ہیں لیکن عام طور پر جب کسی شخص کے دل میں ٹیلی پیٹھی کے ذمیلے کسی مرد یا عورت کو پیغام بھیجنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو پراسرار صلاحیت خود بخود اس میں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے ارد گرد روزانہ بہت سے

ایسے واقعات ہوتے ہیں جن پر ٹیلی پیٹھی کا شہرہ ہوتا ہے (مثلاً آپ نے کسی کو یاد کیا اور وہ آن موجود ہوا۔ آپ نے کسی کے لئے محبت کا جذبہ پیدا کیا تو وہ بھی آپ کی محبت میں گرفتار ہو گیا۔ آپ نے گھر بیٹھے ہوئے اچانک بے چینی محسوس کی اور بعد میں معلوم ہوا کہ آپ کا کوئی قریبی عزیز سمنٹ بیمار ہے وغیرہ وغیرہ)۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ارد گرد ٹیلی پیٹھی کا عمل مستقل طور پر جاری رہتا ہے۔ کسی شخص میں ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کو مناسب طریقوں کی مدد سے مختصر سی سی تحریک دی جائے تو یہ صلاحیت خود بخود کام شروع کر دیتی ہے لیکن اس کی تربیت لازمی ہے ورنہ یہ صلاحیت موجود تو ہوگی لیکن ناقابل اعتبار اور غیر یقینی ہے۔

مخفی علوم کے اداسے

مخفی علوم کے بعض ایسے اداسے موجود ہیں جہاں ایک فن کی حیثیت سے ٹیلی پیٹھی کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان اداروں کے طالب علم اس فن میں اتنی مہارت پیدا کر لیتے ہیں جو واقعی حیرت انگیز ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی پیٹھی کی تربیت کے لئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں وہ بالکل عام نوعیت کے طریقے ہیں اور ان میں راز کی کوئی بات نہیں۔ ایک بات جس کی طرف ان اداروں میں خصوصی توجہ دی جاتی ہے وہ ہے پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں کی ایک باقاعدہ نظام کے تحت تربیت۔ ٹیلی پیٹھی کی مدد سے لوگوں کا ایک گروپ کسی ایک شخص کو مشترکہ پیغام بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی ایک شخص لوگوں کے ایک گروپ کو بھی پیغام بھیج سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی مرتبہ ان دونوں طریقوں کو استعمال ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ چنانچہ ہمیں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایسا صرف باقاعدہ نظام

کے تحت تربیت کی وجہ سے ہی ممکن ہوا۔

یقین کی قوت

آئیے اب ہم اُن اہم باتوں پر تفصیل سے غور کریں جو ٹیلی پتھی کے تجربات کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ پہلی سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ ٹیلی پتھی کے ذریعے ایک شخص کسی دوسرے شخص کو پیغام بھیج سکتا ہے۔ اس یقین کی بنیاد پر وہ ذہنی نضا تیار ہو سکتی ہے جو ٹیلی پتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

دو غلط تصورات

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ٹیلی پتھی کے ذریعے کسی شخص کو کوئی پیغام بھیجنا مقصود ہو تو عامل کو چاہیے کہ وہ کافی دیر تک اس خیالی پیکر (THOUGHT IMAGE) پر توجہ مرکوز رکھے جسے بھیجنا مقصود ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامل کے دل میں ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کی شدید ترین خواہش ہونی چاہیے۔ یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔

صحیح تصور

ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل صرف چند سیکنڈ میں واقع ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر عامل (SENDER) دوسرے شخص کو پیغام بھیجنے کے لئے کافی دیر تک اپنی توجہ پیغام یا اس پیغام کے خیالی پیکر پر شدت کے ساتھ مرکوز رکھے تو اس کا اثر پڑتا ہے یعنی خیال کے ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونے کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا طریقہ

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے دونوں کے تحت الشعور کی سطح پر واقع ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے عامل (SENDER) کو چاہیے کہ اسے جو خیال دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہو پہلے اپنے ذہن میں اس خیال کی جہاں تک ممکن ہو ایک واضح تصویر بنائے۔ اس تصویر کے ساتھ عامل کے جذبے کی برقی رو (EMOTIONAL CHARGE) بھی ہونی چاہیے۔ عموماً ایسا ہوتا ہے کہ پیغام بھیجنے والا (عامل) اپنے ذہن میں خیال کی واضح تصویر تو بناتا ہے لیکن وہ جذبے کی برقی رو پیدا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامل کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جذبے کی برقی رو کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ حساسیت پیدا نہیں ہوتی جو ٹیلی پتھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے خیالات کو ٹیلی پتھی کے ذریعے منتقل کرنا آسان ہوتا ہے جن کے ساتھ ایک شخص کے شدید اور گہرے جذبات وابستہ ہوں (جذبے کی برقی رو کی جو اصطلاح جہاں استعمال کی گئی ہے وہ عام فہم اصطلاح ہے۔ اگر آپ نے کسی سے گہری محبت کی ہو یا کسی

شخص سے آپ کی گہری جذباتی وابستگی ہو تو یقیناً ایسے شخص کو بچھڑ کر یا اس کے بارے میں سوچ کر آپ کے جذبات میں ایک ارتعاش پیدا ہوا ہوگا اور آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ آپ کے جذبات میں ایک برقی رد و دوڑ رہی ہے یہی جذبے کی برقی رو ہے۔ تاہم جذبے کی رو سے مراد ہیجان اور بے تابی نہیں بلکہ یہ ایک گہری اور پرسکون کیفیت ہے جس میں جذبے کی حرارت کی آمیزش ہوتی ہے)

ٹیلی پیٹھی کے عمل کے مختلف مرحلے

ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کا نواہش مند شخص سب سے پہلے اپنے ذہن میں خیال کا واضح تصور قائم کرتا ہے اور اس تصور میں اپنے جذبے کی برقی روشنی شامل کرتا ہے اس کے بعد اس تصور کو جسے انگریزی میں CHARGED MENTAL IMAGE یعنی برقی قوت کا حامل ذہنی عکس کہا گیا ہے اپنے تحت الشعور کی گہرائی میں اتارتا ہے۔ (تحت الشعور ذہن کا وہ حصہ ہے جہاں نفسی عمل واقع ہوتا ہے) اس کے بعد ارادے (INTENTION) کا مرحلہ آتا ہے۔ ارادے سے مراد وہ فعل ہے جس کے دوران انسانی ذہن کے تحت الشعور کی شہزادی کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوتی ہے چنانچہ تحت الشعور پر دباؤ ڈالنے بغیر اسے ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا کام سرانجام دینے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔

بعض لوگ اس عمل کے دوران توجہ کو مرکوز کرنے کے لئے اپنے پھرے کے پتھروں میں کھنچاؤ کی سی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اکثر لوگ جو ٹیلی پیٹھی کی مشق کا آغاز کرتے ہیں اسی

غلطی کے متکب ہوتے ہیں کیونکہ ذہن اور جسم کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جب ذہن پر دباؤ ڈالا جاتا ہے یا دماغ کھنچاؤ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کا اثر جسم پر بھی پڑتا ہے چنانچہ ضروری ہے کہ ٹیلی پیٹھی کے طالب علم کو ایسی تربیت دی جائے جس کی مدد سے وہ اپنے جسم میں کھنچاؤ کی حالت ختم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے اعتدال لانے اور جسم کو ڈھیلا ڈھالا چھوڑنے یعنی RELAXATION کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔

اعتدال لانے اور جسم کو ڈھیلا ڈھالا چھوڑنے کے کئی طریقے ہیں لیکن ہم جو طریقہ بیان کریں گے وہ آسان بھی ہے اور موثر بھی۔ اس کے علاوہ صحیح طریقے سے سانس لینے کی بھی ایک آسان مشق ہے جس سے کافی مدد مل سکتی ہے چنانچہ جب عامل کے جسم پر کسی قسم کا دباؤ یا کھنچاؤ نہ ہو اور اس کی جسمانی کیفیت مکمل طور پر پرسکون ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عامل ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کیلئے باسکل تیار ہے۔

تصویر اُبھانے کی صلاحیت

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے خود پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ذہن میں پیغام کی ایک تصویر تیار کی جائے جو زیادہ سے زیادہ واضح ہو۔ اس مقصد کے لئے ضروری

ہے کہ عامل میں ایک خاص صلاحیت ہو یعنی وہ اپنے ذہن میں ایک تصویر کو مکمل طور پر ابھار سکتا ہو۔ اس صلاحیت کو انگریزی میں VISUALIZING POWER کہتے ہیں۔ چنانچہ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ذہنی تصویر ابھارنے کی صلاحیت ضروری ہے۔ یہ صلاحیت پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے کوشش کرنا پڑتی ہے۔ ذہن میں بغیر کسی دباؤ کے ایک واضح تصویر ابھارنا اتنا آسان نہیں جتنا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر کسی شخص میں ذہنی تصویر ابھارنے کی کافی صلاحیت موجود ہے تب بھی اسے چاہیے کہ وہ اپنی اس صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے اسی خیالی تصویر (IMAGE) کو اپنے ذہن کی گہرائی یعنی تحت الشعور میں اتارا جاتا ہے۔

ذہنی یا خیالی تصویر

اب ہم آپ کو یہ بتائیں گے کہ ذہنی یا خیالی تصویر ابھارنے سے آخر کیا مراد ہے۔ آپ کو کئی ایسے لوگ ملیں گے جو کسی ہوا رستے یا کاغذ وغیرہ پر نگاہ ڈالتے ہیں اور اس کاغذ پر ایک ایسی تصویر کے عکس کو ابھارنے میں کامیاب رہتے ہیں جو ان کے ذہن میں ہوتی ہے۔ یہ عکس انہیں بالکل حقیقی محسوس ہوتا ہے جیسے واقعی ان کے ذہن میں جو تصویر تھی وہ کاغذ پر اتر آئی ہو۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ ارد گرد موجود ہوتے ہیں وہ بھی کاغذ پر اس تصویر کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی ٹیلی بیٹھی کا کرشمہ ہے اور کئی ماہرین نے اس قسم کے تجربات کئے ہیں۔

چند حیرت انگیز واقعات

مصر ہو اس نے ایک بچی دیکھی جو ایسی تصویریں بناتی تھی جن پر بالکل حقیقی ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ جب بچی سے پوچھا گیا کہ وہ ایسی حیرت انگیز تصویریں کیسے بناتی ہے تو اس نے بتایا کہ میں سوچتی ہوں اور جو کچھ سوچتی ہوں اس پر بیکر کھینچ دیتی ہوں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس بچی کے ذہن میں جو تصویر ہوتا تھا وہ اسے کاغذ پر منکس کرتی تھی اور اس عکس پر پینسل چلا کر تصویر بنا ڈالتی تھی۔

میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جو نفسی قوت رکھتا تھا اور اپنے ذہن کی پیدا کی ہوئی تصویر کو ایک کرسٹل بال (CRYSTAL BALL) میں ابھار سکتا تھا۔ جو شخص اس موقع پر موجود ہوتا اور کرسٹل بال کو دیکھتا اسے یہ تصویر صاف دکھائی دیتی

ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام کی وصولی

اب ہم ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ ہاں تو ہم آپ کو یہ بتا رہے تھے کہ جو شخص پیغام بھیجنا چاہتا ہے اسے جسمانی طور پر بالکل اعتدال کی حالت میں ہونا چاہیے اور اس پر کسی طرح کا دباؤ نہیں ہونا چاہیے جب ایسی کیفیت ہو تو عامل اپنے پیغام کی ذہنی تصویر کو ٹیلی بیٹھی کے ذریعے معمول تک منتقل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ چنانچہ یہ تصویر عامل کے شعور سے تحت الشعور میں

منتقل ہو جاتی ہے اور پھر عامل کے تحت الشعور سے یہ تصویر معمول کے تحت الشعور تک پہنچتی ہے اور آخر کار معمول کے تحت الشعور سے ابھر کر اس کے شعور تک پہنچ جاتی ہے اور اس طرح پیغام رسانی کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جوہنی ایک شخص ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام بھیجتا ہے دوسرے شخص کو یہ پیغام فوراً وصول ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات پیغام پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے یا یہ بالکل نہیں پہنچتا۔ پیغام کے پہنچنے میں تاخیر یا اس سلسلے میں ناکامی کا تعلق معمول کے شعور کی کیفیت سے ہوتا ہے لیکن تجرباتی مرحلے میں اکثر جوہنی ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام پہنچتا ہے وہ معمول کے تحت الشعور سے شعور کی سطح تک پہنچ جاتا ہے اور اس طرح معمول کو یہ پیغام مکمل طور پر وصول ہو جاتا ہے۔

ٹیلی بیجی تک پیغام کس طرح وصول ہوتا ہے

- اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی بیجی کے ذریعے جو پیغام بھیجا جاتا ہے اس کے وصول ہونے کا انداز کیا ہوتا ہے؟ اس کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں مثلاً
- ایک اندرونی آواز سنائی دیتی ہے یا
- پیغام کا تصویریری عکس (VISUAL IMAGE) دکھائی دیتا ہے۔
- بعض اوقات معمول کو پیغام کا عکس تو دکھائی نہیں دیتا لیکن اس کے ذہن میں ایک خیال پیدا ہوتا ہے جو بالکل واضح ہوتا ہے اور معمول کو اس کے درست ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

- بعض اوقات معمول کے ذہن میں اچانک ایک شدید قلم کا تاثر جزم لیتا ہے۔
- بعض اوقات معمول کے ذہن میں کسی قلم کا کوئی تاثر پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کے ہاتھ خود بخود چلنے لگتے ہیں اور وہ کچھ لکھنے لگتا ہے۔ اس طریق کار کو بے ساختہ تحریر (AUTOMATIC WRITING) کا نام دیا گیا ہے۔

ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام وصول ہونے کے یہ چند طریقے تھے اگر کوئی شخص ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام بھیجے تو ان میں سے کسی ایک طریقے کے ذریعے وہ پیغام معمول یعنی بیعین م وصول کرنے والے کے ذہن تک پہنچتا ہے لیکن کبھی کبھی پیغام رسانی ایک ہی وقت میں اکٹھے دو طریقوں سے بھی ہو سکتی ہے مثلاً معمول کو پیغام کا تصویریری عکس بھی دکھائی دیتا ہے اور ساتھ ہی ایک اندرونی آواز بھی سنائی دیتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

بے ساختہ تحریر

نفی تحقیق کے دوران کئی مرتبہ بے ساختہ تحریر کا کثرتہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اس طریقے سے پیغام وصول کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں اس سلسلے میں میرا اپنا تجربہ دلچسپی کا حامل ہو سکتا ہے۔

عرصہ ہوائی ٹرین سے جہاں میرے استاد مقیم تھے چند میل دور رہائش پذیر تھا۔ میرے یہ استاد مجھے نفسی علوم کی تربیت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے اچانک کاغذ اور قلم لیا اور بے ساختہ طور پر ایک عبارت تحریر کی جو کچھ یوں تھی۔ ٹی سوئٹری لینڈ میں ہوں اور پہاڑوں کی بلندی پر واقع ایک ہوٹل میں قیام پذیر

تیسرا باب

قرابت کا احساس لازمی ہے۔ ٹیلی بیسی کے لئے باقاعدہ نظام ماحول اور نفسی صلاحیت۔ توجہ میں بیرونی خلل عامل اور معمول کو پرسکون ہونا چاہیئے۔ آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں۔ ٹیلی بیسی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے۔ بیرونی اثرات - روحانی یا نفسی تعلق عامل اور معمول میں نفسی تعلق کامیابی کے لئے ضروری ہدایات پیغام کا تصویری عکس۔ توجہ مرکوز کرنا چیزوں کو پس منظر سے الگ کرنا سورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں۔

ہوں۔ میں ہوٹل کے برآمدے میں بیٹھا ہوا ہوں اور برف سے ڈھکی ہوئی چوڑیوں پر سورج کے طلوع ہونے کا منظر دیکھ رہا ہوں، میرے لئے یہ پیغام بڑی حیرت کا باعث تھا کیونکہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ میرے استاد ٹن سے کہیں باہر گئے ہوں ہیں۔ چنانچہ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہ گھر پر ہیں یا نہیں میں نے لنڈن میں آن کے گھر ٹیلی فون کیا۔ ملازمہ نے مجھے بتایا کہ وہ گھر پر نہیں ہیں اور چھٹیاں گزارنے سوئٹزر لینڈ گئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب میرے استاد سوئٹزر لینڈ سے واپس آئے تو میں نے ان سے اس پیغام کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واقعی سوئٹزر لینڈ گئے تھے اور پہاڑوں کی بلندی پر واقع ہوٹل کے برآمدے سے انہوں نے طلوع آفتاب کا نظارہ کیا تھا تاہم میرے استاد نے بتایا کہ انہوں نے ٹیلی بیسی کے ذریعے اس قسم کا کوئی پیغام شعوری طور پر نہیں بھیجا تھا۔ اس واقعہ سے اور اس قسم کے کئی اور واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمارے شعور کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو پراسرار اور معجزانہ طور پر مندرگرم عمل رہتا ہے لیکن ہمیں اس بات کی خبر نہیں ہوتی۔



آپ کے لئے مفید اور معیاری کتابیں پیش کرنے والا ادارہ

یہ یقین ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کے عمل پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ فاصلے کا تصور خود کو گویا مادی حدود کے اندر قید کرنا ہے۔

فاصلے کی موجودگی کے احساس سے ہمارے ذہن میں یہ خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ ہمارا پیغام کسی مادی رابطے یا ذریعے کے بغیر یہ فاصلہ کیسے طے کر سکتا ہے؟ یہ شک شبہ اس یقین کو ختم کر دیتا ہے جو ٹیلی پیٹھی کے عمل کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ ہمارا تحت الشعور ہمارے شعور کے اشارے پر چلنے کے لئے تیار رہتا ہے، چنانچہ جب شعور میں فاصلے کی موجودگی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو قدرتی بات ہے کہ اس کا اثر تحت الشعور پر بھی پڑتا ہے اور اس طرح ٹیلی پیٹھی کا تجربہ ناکام ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس جب ہم محسوس کرتے ہیں کہ پیغام وصول کرنے والا ہمارے قریب موجود ہے تو ہمارے اس یقین سے ہمارا تحت الشعور بھی متاثر ہوتا ہے اور ٹیلی پیٹھی کا تجربہ کامیاب ہوتا ہے اور اس عمل میں فاصلے کی موجودگی رکاوٹ پیدا نہیں کرتی۔
جب ہم ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیاب ہونے لگتے ہیں تو قریب اور دور کا سارا تصور ایک نئی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہم ایک نئے انداز سے سوچنے لگتے ہیں اور ہمارے ذہن کو مادی حدود و قیود سے نجات مل جاتی ہے۔

ٹیلی پیٹھی کے لئے باقاعدہ نظام

میں نے اب تک اُن تمام اہم شرائط پر روشنی ڈالی ہے جو ٹیلی پیٹھی کی کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ کچھ مزید شرائط بھی ہیں جو اس عمل پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ پہلی شرط

قریب کا احساس لازمی ہے

اس سے پہلے بھی ہم بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پیٹھی کے تجربے کی کامیابی کے لئے معمول کی قریب کا احساس لازمی ہے۔ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں فاصلے کا تصور ایک رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ اگر پیغام بھیجنے والا یہ محسوس کرے کہ جسے پیغام بھیجا ہے وہ اس کے قریب موجود ہے تو پھر ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیابی کا کافی امکان ہوتا ہے۔ اب ہم فاصلے کے مسئلہ کی مزید وضاحت کریں گے کیونکہ فاصلے کا تصور ٹیلی پیٹھی کے تجربات پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ ہم زمین پر بسنے والے یہ محسوس کرتے ہیں کہ دوسری اشیاء ہمارے وجود سے بالکل الگ تھلگ ہیں اور ان اشیاء اور ہمارے درمیان فاصلہ عامل ہے ایسا سوچنا بالکل فطری ہے۔ اگر ہم فاصلے سے متعلق اس پہلو کو نظر انداز کر دیں تو کرہ ارض پر زندگی بحال ہو جائے۔ چنانچہ ہماری یہ عادت بن گئی ہے کہ ہم مادی دنیا میں موجود فاصلے کے تصور کو انسان کی نفسی صلاحیتوں کی غیر مادی دنیا پر بھی مسلط کرتے ہیں۔ ہم نے اپنی ہمتی کو صرف اپنے وجود تک محدود کر رکھا ہے اور یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے وجود کا دوسرے جانداروں سے کوئی رابطہ نہیں لیکن ٹیلی پیٹھی اور دوسرے نفسی علوم کا تجربہ ہونے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہماری ذات کا دوسرے جانداروں کے ساتھ مستقل طور پر رابطہ قائم ہے۔ چنانچہ جب ہم سوچتے ہیں کہ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے عمل کے دوران پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے کے درمیان فاصلہ عامل ہے تو ہمارا

تو یہ ہے کہ میں ٹیلی پتھی کے تجربات کے لئے ایک باقاعدہ نظام اختیار کرنا چاہیے۔ تجربے کے بعد تمام نتائج کو فوراً تحریر کر لینا چاہیے اور اس معاملے کو ملتوی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آدمی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر تجربات کے نتائج کو تحریری طور پر یا کسی دوسرے طریقے سے محفوظ نہ کیا جائے تو تجربات کے نتائج کو یاد رکھنے میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ ہم بعض باتوں کو زیادہ اہمیت دے سکتے ہیں اور بعض باتوں کو محمول سکتے ہیں۔

اگر آپ ٹیلی پتھی کے تجربات انسان کی عجیب و غریب اور عجیب از صلاحیتوں کو جاننے اور اس سلسلے میں اپنے تجسس کی تسکین کے لئے کر رہے ہیں اور کسی کو ٹیلی پتھی کا سائنسی ثبوت فراہم کرنے کی آپ کو ضرورت نہیں تو پھر آپ ہماری تجویز کی ہونی شرائط کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کو ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہمارا بنایا ہوا تمام عمل مشکل اور پیچیدہ محسوس ہو اور وہ چاہتے ہوں کہ بس کسی جگہ بیٹھ جائیں، یہ خواہش کریں کہ دوسرا شخص ان کا پیغام وصول کرنے اور اس طرح پیغام ان کے ذہن سے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جائے اور اس مقصد کے لئے ان تجویزوں پر پوری طرح عمل نہ کرنا پڑے جو ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہم نے بتائی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں لیکن ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ہم نے جو شرائط بتائی ہیں وہ اس شخص میں طویل عملی تجربات کا نتیجہ ہیں۔

ماحول اور نفسی صلاحیت

ٹیلی پتھی کے لئے جہاں ایک باقاعدہ نظام کی ضرورت ہے وہاں اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ نہ صرف تمام تجربات کو باقاعدہ نوٹ کیا جائے بلکہ موسمی حالات کو بھی نوٹ کیا جائے۔ چاند کا چھوٹا بڑا ہونا، موسمی حالات مثلاً بادل، بارش، ہوا اور گرج چمک کو بھی نوٹ کرنا چاہیے۔ موسمی حالات کی کیفیت اور ان میں تغیر و تبدل کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ان باتوں کا انسان پر اثر پڑتا ہے لہذا ظاہر ہے کہ موسمی کیفیت کا انسان کی نفسی صلاحیت (PSYCHIC FACULTY) پر بھی اثر پڑے گا۔ مثال کے طور پر چاند کی کیفیت کا انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے اور جذباتی کیفیت میں کئی طرح کے تغیرات پیدا ہو سکتے ہیں جو ٹیلی پتھی کے تجربات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جس کی وجہ سے سب توقع نتائج برآمد نہیں ہوتے۔

توجہ میں بیرونی خلل

کئی اور باتیں بھی ہیں جنہیں ٹیلی پتھی کے تجربات کے دوران نوٹ کرنا چاہیے مثلاً یہ کہ جہاں آپ کام کر رہے ہیں وہ کمزور یا زیادہ گرم یا زیادہ سرد تو نہیں۔ کمرے میں کسی قسم کا شور تو نہیں۔ کمرے میں کوئی ایسی بات تو نہیں جو آپ کی توجہ اپنی طرف

کھینچ رہی ہو۔ مثلاً اگر آپ کے کمرے میں گھڑی رکھی ہے تو یقیناً ٹیک ٹیک کی آواز ٹیلی بیسی کی مشق میں غفل ڈالے گی۔

یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ آیا پیغام بھیجنے والا اور وصول کرنے والا دونوں جہانوں کی صورت میں ہیں یا نہیں۔ ٹیلی بیسی کے تجربات کے لئے ضروری ہے کہ بیٹھنے کے لئے آرام دہ کرسیاں استعمال کی جائیں۔ مثلاً اگر کرسی سخت اور تکلیف دہ ہے تو ظاہر ہے کہ عامل (SENDER) کو اس کی سختی محسوس ہوگی اور بے آراہی کی حالت میں ہونے کی وجہ سے اس کی توجہ ہٹشک جائے گی اور اسے بار بار کرسی کا خیال آنے لگا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کرسی اتنی آرام دہ بھی نہ ہو کہ آدمی اس کے اندر ہی دھنس کر رہ جائے کیونکہ کرسی کے اندر دھنس جانے سے بھی توجہ ہٹشک سکتی ہے۔ چنانچہ بیٹھنے کے لئے کرسی کو ایسا ہونا چاہیے کہ نہ تو وہ بہت سخت ہو اور نہ ہی بہت نرم۔ اسے مکمل طور پر آرام دہ ہونا چاہیے۔

ٹیلی بیسی کی مشق اور تجربات کے دوران تنگ کپڑے نہیں پہننا چاہئیں کیونکہ تنگ کپڑوں کی وجہ سے عامل یعنی پیغام بھیجنے والے کی توجہ اپنے مادی وجود کی طرف مبذول ہو جائے گی۔

عامل اور معمول کو پرسکون ہونا چاہیے

ایک بات جو انتہائی اہم ہے وہ یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں کو جذباتی اعتبار سے مکمل طور پر پرسکون ہونا چاہیے۔ ٹیلی بیسی کی مشق شروع

کرنے سے پہلے کسی قسم کی گرما گرم بحث نہیں ہونی چاہئے۔ جذباتی اعتبار سے مکمل طور پر پرسکون ہونا انتہائی ضروری ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر جذبات میں تلخی ہوگی تو نفسی طاقت کم در پڑ جائے گی۔

فرض کیجئے کہ آپ کے جذبات میں تلخی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس حالت میں بھی آپ ٹیلی بیسی کی صلاحیت کو بیدار کرنے میں کامیاب ہو جائیں لیکن ایسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کا اصل پیغام دوسرے شخص تک نہ پہنچے اور اصل پیغام کی بجائے آپ کی جذباتی کیفیت یا خیال دوسرے شخص تک پہنچ جائے۔ یہ بھی یقیناً ٹیلی بیسی کا کرشمہ ہی ہوگا لیکن اسے ایک ایسا تجربہ کہا جائے گا جس پر آپ قابو رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔

ہمارا یہ مقصد نہیں کہ ٹیلی بیسی کے ذریعے ایک شخص کی جذباتی کیفیت یا خیال کا دوسرے شخص تک پہنچا کوئی غلط بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بے ساختہ طور پر ٹیلی بیسی کا کوئی کرشمہ دکھاتا ہے تو بعض اوقات اصل پیغام کے ساتھ ساتھ اس کی جذباتی کیفیت بھی دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جاتی ہے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جب آپ ٹیلی بیسی کی مشق کر رہے ہوں تو آپ کی جذباتی حالت پرسکون ہونی چاہیے کیونکہ اگر عامل اور معمول کی جذباتی حالت پرسکون نہیں ہوگی تو ہو سکتا ہے کہ تجربے میں غفل ہو۔

یالوس ہونے کی ضرورت نہیں

ٹیلی بیسی کے تجربات کی کامیابی کے لئے صبر و استقامت ایک لازمی شرط ہے جو

لوگ نفسی علوم مثلاً ٹیلی پیٹھی وغیرہ کی مشق کرنا چاہتے ہیں انہیں یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ کامیابی کے لئے صبر و تحمل کی ضرورت ہے کوئی شخص بھی پانچ یا پچھ مرتبہ ٹیلی پیٹھی کی مشق کر کے کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتا۔ کامیابی کے لئے مسلسل محنت اور مشق کی ضرورت ہے۔

اکثر لوگ چند مرتبہ مشق کرنے کے بعد مایوس ہو جاتے ہیں اور مشق جاری نہیں رکھتے۔ چند مرتبہ ناکامی کے بعد یہ لوگ ٹیلی پیٹھی کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔

آپ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں

ایسے لوگوں کو جو ٹیلی پیٹھی کے تجربات میں چند مرتبہ ناکامی کے بعد ٹیلی پیٹھی کو ناکام و شبہ کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ جس طرح مختلف مادی اشیاء کو محسوس کرنے کے لئے ہمارے جسمانی اعضاء ہیں اسی طرح ہمارے بعض غیر مادی (SUPER PHYSICAL) اعضاء بھی ہیں جن کے ذریعے ہمارا ذہن غیر مادی ذرائع سے حاصل ہونے والے تاثرات کو نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ ان تاثرات کو محسوس کرنے کے بعد اپنا رد عمل بھی ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے مادی حواس جن کے ذریعے ہم مادی اشیاء کو پہچانتے اور محسوس کرتے ہیں موجودہ منزل تک یکایک نہیں پہنچے بلکہ ان حواس کو کارکردگی کے اس درجے تک پہنچنے میں لاکھوں برس صرف ہوئے ہیں

ہمارے مادی حواس کے مقابلے میں ہمارے غیر مادی حواس اتنے ترقی یافتہ نہیں کیونکہ ان کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ لیکن اس کے باوجود کبھی کبھی کوئی ایسا شخص دکھائی دیتا ہے جس کے غیر مادی حواس کافی ترقی یافتہ ہوتے ہیں اور وہ کئی معجزانہ کرامات دکھا سکتا ہے۔ ایسے لوگ جو حیرت انگیز کرامات دکھا سکتے ہیں یقیناً زیادہ تعداد میں نہیں لیکن ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں جن میں کرامات دکھانے کی صلاحیت موجود تو ہوتی ہے لیکن خوابیدہ حالت میں۔ ان لوگوں کی اس خوابیدہ صلاحیت کو اگر معمولی سا بھی بیدار کیا جائے تو وہ بھی کرامات دکھا سکتے ہیں (چنانچہ آپ یقین کیجئے کہ آپ میں بھی کرامات دکھانے کی صلاحیت ہے لیکن یہ صلاحیت خوابیدہ حالت میں ہے۔ اگر آپ مستقل مزاجی سے مشق جاری رکھیں تو آپ اس خوابیدہ صلاحیت کو بیدار کر سکتے ہیں اور اس طرح کرامات دکھا سکتے ہیں)

ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت بڑھ سکتی ہے

یہ بات سچی جانتے ہیں کہ اگر کسی صلاحیت کو مسلسل استعمال کیا جائے تو اس صلاحیت میں تیزی سے اضافہ ہونے لگتا ہے اور اس کا دائرہ کار روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے۔ دشمال کے طور پر جو لوگ شہروں میں رہتے ہیں وہ ایسی چیزوں کو نہیں دیکھ سکتے جو تیرت زیادہ فاصلے پر ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ بلند عمارتوں میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں اور انہیں دُور کی چیزوں کو دیکھنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ ان لوگوں میں دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس جو

لوگ دیہات میں رہتے ہیں وہ پیروں کو بہت دُور سے بھی دیکھ سکتے ہیں کیونکہ انہیں اکثر دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کی نگاہ کے راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہوتی۔ اس طرح ان میں دُور کی اشیاء کو دیکھنے کی صلاحیت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ یہی حال دوسری طبعی اور جسمانی صلاحیتوں کا ہے۔ اسی طرح انسان میں جو غیر مادی یا بالفاظ دیگر روحانی صلاحیتیں ہیں اگر ان کو استعمال کیا جائے تو ان میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور مسلسل استعمال سے ان صلاحیتوں میں بہت تیز حرکت کا اضافہ کیا جاسکتا ہے)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے معلوم کیا جائے کہ کوئی شخص ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام وصول کرنے کے سلسلے میں زیادہ حساس ہے یا نہیں؟ یہ بات صرف بار بار کے تجربے سے معلوم ہو سکتی ہے۔

بیرونی اثرات

ہم ایک بات پھر دہرانا چاہتے ہیں۔ مسلسل تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بیرونی کیفیات (OUTER CONDITIONS) ٹیلی پتھی کے تجربات پر کافی اثر انداز ہوتی ہیں۔ بیرونی کیفیات میں سورج، چاند، فضاء اور موسم کی کیفیت اور چینام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے دونوں کی جذباتی حالت شامل ہیں۔ بیرونی اثرات ٹیلی پتھی کے تجربات کے نتائج میں اکثر غفل ڈالتے ہیں اور بعض اوقات ان کی وجہ سے یہ تجربات ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ بیرونی کیفیات سے اثر قبول کرنے

کی عادت یا حساسیت پر قابو پانے کی ٹیلی پتھی کے تجربات میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ انسان کے وجود سے باہر کی کیفیات کا انسان پر گہرا اثر ہوتا ہے مثلاً جب ابر چھایا ہو اور سورج دکھائی نہ دے تو انسان پر اس کا واضح اثر مرتب ہوتا ہے۔ چاند کی کیفیت کا انسان کے جذبات سے گہرا تعلق ہے۔ جب چاندنی رات ہو تو روحانی جذبات بیدار ہوتے ہیں اور انسانی طبیعت میں سچان پیدا ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح آندھی، بارش اور طوفان بھی اپنا اپنا اثر رکھتے ہیں۔ یہ تمام اثرات سکون کی اُس کیفیت میں غفل ڈالتے ہیں جو ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کے لئے ضروری ہے)

مسئلہ مشق کی مدد سے بیرونی اثرات سے متاثر ہونے کی عادت پر قابو پایا جاسکتا ہے اور ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب بیرونی اثرات اور کیفیات آدمی پر اثر انداز نہیں ہو سکتیں، تاہم شروع شروع میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیلی پتھی کی مشق کرنے والے افراد میں بیرونی اثرات کی وجہ سے جذباتی رد عمل پیدا ہو سکتا ہے اور اس طرح ٹیلی پتھی کے تجربات کی کامیابی پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔

روحانی یا نفسی تعلق

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض لوگوں کا آپس میں گہرا نفسی رابطہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک شخص کے خیالات اور عوسات دوسرے شخص تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ (خود آپ کو یہ تجربہ کئی بار ہوا ہوگا کہ آپ نے کسی کو یاد کیا اور وہ شخص محوڑی دیر بعد آپ کے پاس پہنچ گیا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ جو بات کہنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں دوسرا شخص بالکل وہی بات آپ

سے کہہ دیتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ کسی بات کا خطہ محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور آپ کا خیال واقعی درست ثابت ہوتا ہے اور آپ جو بات محسوس کر رہے ہوتے ہیں وہ واقعی ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ یہ سب ٹیلی پتھی کے معمولی کرشمے ہیں)۔
 دکلاسیکی ادب کی عشقیہ داستانوں میں اکثر ٹیلی پتھی کے واقعات دکھائی دیتے ہیں۔
 دوازدہ میں اتنی گہری جذباتی وابستگی یا محبت ہوتی ہے کہ ایک شخص جو محسوس کرتا ہے
 دوسرے شخص کو یہاں دور بغیر کسی مادی رابطے کے معلوم ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ
 صرف ذہنی اور جذباتی ہم آہنگی ہوتی ہے)۔

عامل اور معمول میں نفسی تعلق

ٹیلی پتھی کے تجربات کے لئے آپ دواہے افراد کا انتخاب کریں جو اس نفسی تعلق کے
 لئے سہولیت رکھتے ہوں اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان میں جذباتی ہم آہنگی ہو۔ پراسرار
 علوم کے ماہرین کا کہنا ہے کہ جب دواہے افراد ذہنی اور جذباتی تعلق رکھتے ہوں تو ان میں نفسی
 تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر آپ تجربے کے طور پر ٹیلی پتھی کی حقیقت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہماری
 تجویز یہ ہے کہ آپ چند افراد منتخب کریں۔ ان افراد میں سے کچھ پیغام بھیجنے والے اور
 کچھ پیغام وصول کرنے والے ہوں۔ اب آپ اس طریقے کی مدد سے جس کی ہم پہلے
 وضاحت کر چکے ہیں یہ معلوم کریں کہ پیغام بھیجنے والے کس شخص کے ساتھ پیغام وصول
 کرنے والا کونسا شخص مناسب ہے۔ آپ خود محسوس کریں گے کہ ایک خاص شخص کے

ساتھ کوئی دوسرا خاص شخص ٹیلی پتھی کے تجربات کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوتا ہے۔
 چنانچہ یہ پہلا جوڑا ان دواہے افراد پر مشتمل ہوگا جو آپ کے منتخب کئے ہوئے افراد میں سے
 سب سے زیادہ حساس ہیں۔ اس کے بعد باقی بچے ہوئے افراد میں سے آپ اتنی تعداد
 کے مطابق دودھواہے افراد پر مشتمل جوڑے ترتیب دیں۔ یہ جوڑے پہلے جوڑے کے
 مقابلے میں نسبتاً کم حساس ہوں گے۔

اب ان جوڑوں پر آپ ٹیلی پتھی سے متعلق تحقیق شروع کر سکتے ہیں۔ آپ محسوس
 کریں گے کہ پہلا جوڑا سب سے زیادہ کامیاب ثابت ہو رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب
 نہیں کہ دوسرا جوڑا کامیاب ثابت نہیں ہوگا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیے کہ مشق کے ذریعے
 ٹیلی پتھی کی صلاحیت میں اضافہ ممکن ہے۔ لہذا شروع شروع میں پہلے جوڑے کے
 مقابلے میں دوسرے جوڑے میں ناکامی کی شرح کچھ زیادہ ہو سکتی ہے۔ تاہم اگر دوسرے
 جوڑے میں ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی کی معمولی سی صلاحیت بھی ہے تو اسے مسلسل
 مشق کے ذریعے بڑھایا جاسکتا ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ دوسرا جوڑا بھی پہلے جوڑے
 کی طرح ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کافی کامیاب ثابت ہونے لگے گا لیکن اس
 مقصد کے لئے صبر و تحمل اور مسلسل مشق کی ضرورت ہے۔

بوریت کا شکار نہ ہوں

ٹیلی پتھی اور دوسرے نفسی علوم کے تجربات کے دوران اس بات کا مشاہدہ کیا
 گیا ہے کہ جب مشق کرنے والے افراد بوریت کا شکار ہونے لگتے ہیں تو اس بوریت

کے اثرات تجربات کے نتائج پر بھی پڑتے ہیں۔ ایک بات مزور ہے کہ بعض لوگ دوسروں کے مقابلے میں جلد بورتیت کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بورتیت کے احساس سے نفسی صلاحیت پر بڑا اثر پڑتا ہے اور یہ صلاحیت کم ہونے لگتی ہے۔

جب ٹیلی پتھی کا تجربہ برداشت سے زیادہ طویل ہو جائے یا کسی دوسری وجہ سے عامل اور معمول کی مشق میں دلچسپی کم ہو جائے تو غلطیاں ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ تاہم زیادہ بورتیت اس وقت ہوتی ہے جب ٹیلی پتھی کے تجربات میں کامیابی حاصل ہونا شروع نہ ہوئی ہو۔ اگر ان تجربات میں عامل اور معمول کو تھوڑی بہت کامیابی حاصل ہو چکی ہو تو پھر بورتیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کامیابی کے لئے ضروری ہدایات

ٹیلی پتھی کے تجربات کے دوران یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نشست زیادہ طویل نہ ہوئی جائے۔ مراد یہ ہے کہ جب آپ تجربہ شروع کریں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اُسے ختم کرنے کا نام ہی نہ لیں۔

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ عامل جو پیغام بھیجے وہ دلچسپ ہونا چاہیے۔ اگر ان دونوں باتوں پر عمل کیا جائے تو کامیابی کے تناسب میں کافی اضافہ ہو سکتا ہے جب دو افراد کے درمیان ٹیلی پتھی کا تعلق یا رابطہ قائم ہو جائے اور مشق کے ذریعے اس رابطے کو ترقی دی جائے اور اسے باقاعدہ استوار (STABILIZE) کیا جائے تو پھر پیغام رسانی میں کامیابی کی شرح زیادہ اور ناکامی کی شرح کافی کم ہو جاتی ہے اور

ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب ان باتوں کا جو پہلے پیغام رسانی میں ناکامی کا سبب بنتی تھیں اثر بہت کم ہو جاتا ہے یا بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ٹیلی پتھی کے ذریعے باقاعدہ رابطہ استوار ہونے کے بعد جذباتی اور دوسری رکاوٹیں جن کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اثر انداز نہیں ہو سکتیں یا کم از کم ان کا اثر کافی کم ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ نفسی رابطہ باقاعدہ استوار ہونے کے بعد یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جذباتی اور دوسری رکاوٹیں کس انداز سے ٹیلی پتھی کے تجربات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ لہذا ان رکاوٹوں کا تدارک ممکن ہو جاتا ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر عامل مشق کے دوران معمول کو صرف ایسے پیغامات بھیجے جو جوہرِ مٹی کی شکلوں مثلاً سبز کے نشان مربع یا کون پر مشتمل ہوں تو وہ خود بھی بورتیت کا شکار ہو سکتا ہے اور نتیجے کے طور پر اُس کے خیالات منتشر ہو سکتے ہیں اور ارتکازِ توجہ یعنی توجہ کو مرکوز کرنے کے عمل میں غفلت پیدا ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ ارتکازِ توجہ (CONCENTRATION) ٹیلی پتھی کے تجربات کی کامیابی کے لئے بہت ضروری ہے۔ ارتکازِ توجہ کی اہمیت کی ہم پہلے ہی وضاحت کر چکے ہیں۔

پیغام کا تصویری عکس

ہم پہلے بھی یہ بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام رسانی میں سخت الشوہر (SUB CONSCIOUS MIND) کیا کردار ادا کرتا ہے۔ ذہن کا یہ حصہ تجربہ بدی تصورات (ABSTRACT IDEAS) کو قبول کرنے کی بجائے ان تصورات

کی تصویر کی شکل کو جلد قبول کرنا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ دماغ کا یہ حصہ تصویری شکل میں پیغام کو قبول کرنے میں زیادہ مستعد (ACTIVE) ہوتا ہے۔ درہم آپ کو یہ بھی بتاتے چلیں کہ تجربی تصورات سے ہماری کیا مراد ہے۔ تجربی تصورات وہ تصورات ہیں جو تصویری شکل اختیار نہیں کر سکتے یا جن کی تصویر نہیں بنائی جاسکتی۔ چنانچہ ٹیلی بیسی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ اپنے ذہن میں اس پیغام کی تصویر بنائیں،

جب ہم تصویری عکس یا شکل کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد صرف تصویر یا شکل نہیں ہوتی بلکہ وہ احساساتی تصاویر بھی ہوتی ہیں جو ہمارے حواس مثلاً چھوٹنے چکھنے اور سونگھنے کی مدد سے وجود میں آتی ہیں۔ ٹیلی بیسی کے ذریعے جو پیغام بھیجنا مقصود ہو اگر اس میں ان احساساتی تصاویر (SENSE PICTURES) میں سے ایک سے زیادہ تصاویر شامل ہوں تو اس پیغام کے حصول ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

توجہ مرکوز کرنا

توجہ مرکوز کرنا یا ارتکاز توجہ سے مراد یہ ہے کہ آپ کسی ایک چیز پر اس طرح توجہ دیکھیں کہ کوئی اور خیال اس راہ میں حائل نہ ہو۔ آپ کی توجہ ادھر ادھر نہ پھٹے اور آپ اس چیز کے علاوہ جس پر آپ نے توجہ مرکوز کر رکھی ہے دوسری ہر چیز سے بے خبر ہوں۔ توجہ مرکوز کرنے سے گویا مراد یہ ہے کہ آپ اپنی تمام

ذہنی قوتوں کو ایک جگہ جمع کر دیں۔

ارتکاز توجہ کے فن کے ماہرین اکثر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ توجہ کو مرکوز کرنے کے فن میں جہادت پیدا کرنے کے لئے شروع شروع میں آسان شکلیں منتخب کی جائیں۔ مثلاً ریل یا ٹکون وغیرہ اور پھر ان شکلوں پر جتنی دیر ممکن ہو توجہ مرکوز رکھی جائے لیکن میری رائے اس سے مختلف ہے۔ توجہ مرکوز کرنے کے فن میں کافی طویل تجربے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس طریق کار کی مدد سے توجہ مرکوز کرنا خاصا مشکل ہو جاتا ہے حالانکہ بذات خود ارتکاز توجہ کا فن زیادہ مشکل نہیں۔ اس طریق کار پر عمل کرنے والا شخص بوریٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور بوریٹ نہ صرف توجہ مرکوز کرنے میں مشکل پیدا کر دیتی ہے بلکہ یہ ٹیلی بیسی کی مشق کے سلسلے میں بھی کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

چنانچہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جب آپ توجہ مرکوز کرنے کے لئے کسی چیز کا انتخاب کریں تو اس چیز کو لازمی طور پر جس قدر ممکن ہو جاذب توجہ یعنی دلچسپ ہونا چاہیے۔ اس چیز کے ہمراہ ان احساساتی تصاویر پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ جنہیں آدمی کے حواس تیار کرتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ٹیلی بیسی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے معاملے میں بھی یہی اصول کار فرما ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ٹیلی بیسی کے ذریعے گلاب کے پھول کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتا ہے تو پھر پیغام بھیجنے والے شخص کے ذہن میں نہ صرف پھول کی تصویر ہونی چاہیے بلکہ پھول کی خوشبو پھول کی تازگی اور کانٹوں کی چھین کی احساساتی تصویریں بھی پھول کی تصویر کے ساتھ شامل ہونی چاہئیں۔

چیزوں کو پس منظر سے الگ کرنا

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیلی بیجی کے ذریعے تصویروں کو ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل کیا جاتا ہے اور بیجی ٹیلی بیجی کا بنیادی اصول ہے۔ چنانچہ جو تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہو ضروری ہے کہ اس تصویر کو پس منظر سے الگ کر لیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے کہ تصویر کے پس منظر میں جو دوسری چیزیں موجود ہیں وہ بھی غیر شعوری طور پر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جائیں۔ مثلاً گلاب کے پھول کی مثال لیجئے۔

ہو سکتا ہے کہ اس پھول کے پس منظر میں کوئی خاردار جھاڑی ہو یا کوئی اور پودا ہو۔ اگر آپ پھول کو اس کے پس منظر یعنی خاردار جھاڑی اور دوسرے پودوں وغیرہ سے الگ نہیں کریں گے تو ظاہر ہے کہ آپ کا تجربہ ادھورایا ناما کام رہے گا کیونکہ آپ دوسرے شخص کے ذہن میں پھول کی تصویر منتقل کرنا چاہتے تھے لیکن جو اصل تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہوئی ہے اس میں نہ صرف گلاب کا پھول شامل ہے بلکہ خاردار جھاڑی اور دوسرے پودے بھی شامل ہیں جو گلاب کے پھول کے ارد گرد موجود تھے۔

اس طرح اگرچہ ٹیلی بیجی کی سچائی پر تو اچھے نہیں آئی لیکن آپ کا تجربہ غلط ہو گیا اور اصل تصویر کی جگہ کچھ اور تصویر یا یوں کہیے کہ غیر ضروری تصاویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل ہو گئیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ ایک مخصوص چیز کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس چیز کو اس کے پس منظر سے کیسے

الگ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ وہی طریق کار استعمال کریں جو دستور استعمال کرتے ہیں یعنی اپنی نظر کو صرف اسی مخصوص چیز پر مرکوز رکھیں اور پس منظر یا ارد گرد کی چیزوں کی طرف بالکل دھیان نہ دیں اور ان کے وجود کو محسوس ہی نہ کریں۔

اس مقصد کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہے جسے میں نے نہایت مفید پایا ہے۔ آپ گتے کا ایک گول پائپ بنالیں اور اس میں سے اُس چیز کو دیکھیں جس کی تصویر کو آپ نے ٹیلی بیجی کے ذریعے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہے اس باب میں ہم نے اُن جسمانی اور نفسیاتی اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جن پر عمل کئے بغیر ٹیلی بیجی میں کاریابی ممکن نہیں۔ ان اصولوں کے علاوہ بھی کچھ اصول ہیں لیکن اُن اصولوں کی ضرورت اُس وقت پیش آتی ہے جب آپ ٹیلی بیجی میں اتہائی زیادہ مہارت پیدا کرنے کے خواہشمند ہوں اور ابتدائی منازل طے کر چکے ہوں۔ ان اصولوں پر ہم آگے چل کر روشنی ڈالیں گے۔

عورتیں جلد پیغام وصول کرتی ہیں

یہاں ہم آپ کو ایک اور بات بھی بتانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام مردوں اور عورتوں دونوں کو بھیجا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے جس کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں ٹیلی بیجی کے ذریعے پیغام وصول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے لیکن کئی ایسے مرد بھی ہوتے ہیں جو پیغام وصول کرنے کی کافی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پہلے باب

ٹیلی بیٹھی کی تربیت

پہلے باب میں ہم نے ان عام اصولوں کی تفصیل بیان کی ہے جن پر عمل کر کے ایک شخص اپنے خیالات کو دوسرے کے ذہن میں منتقل کر سکتا ہے۔ اب ہم پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے دونوں کی ٹیلی بیٹھی کے اصولوں کے تحت تربیت کے طریقوں پر روشنی ڈالیں گے اور ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کے طریق کار کی تفصیل بیان کریں گے۔

ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اور یہ عین ممکن ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے اور یہ خواہش کرے کہ اس کا پیغام دوسرے شخص کو وصول ہو جائے اور واقعی اس کی یہ خواہش بعض اوقات حقیقت کا روپ دھارے اور وہ جو پیغام بھیجنا چاہتا ہے وہ دوسرے شخص کو وصول ہو جائے۔

بالکل اسی طرح بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور اس کا ذہن ہر قسم کے خیالات سے پاک ہے یعنی بالکل کورے کا غذکی طرح اور پھر اچانک اس شخص کو کسی دوسرے شخص کا پیغام وصول ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ خود آپ کو ٹیلی بیٹھی کی کسی قسم کی تربیت کے بغیر اس قسم کا اتفاق ہو لیکن اسے محض ایک اتفاق ہی کہا جاسکتا ہے۔ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے باقاعدہ پیغام رسانی کے لئے بہر حال تربیت کی ضرورت ہے۔

ٹیلی بیٹھی کی تربیت - تربیت کے بنیادی اصول

مخفی قوت کو بیل کرنا

مشرق اور مغرب میں رائج سانس کی شیقیں

ٹیلی بیٹھی کا پہلا تجربہ

خاموش گفتگو

پیغام رسانی کا طریق کار پیغام وصول کرنے کا طریقہ

ٹیلی بیٹھی کے تجربات کی تعداد

تائیر سے ملنے والے تاثرات

ٹیلی پیٹھی کی تربیت کے بنیادی اصول

آئیے اب ہم پیغام بھیجنے والے اور وصول کرنے والے کی تربیت کے معاملے پر غور کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو نہ صرف پیغام بھیجنے کی مشق کرنی چاہیے بلکہ اسے پیغام وصول کرنے کی بھی مشق کرنی چاہیے۔ اسی طرح پیغام وصول کرنے والے شخص کو بھی چاہیے کہ وہ پیغام وصول کرنے کی مشق کے ساتھ ساتھ پیغام بھیجنے کی بھی مشق کرے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ٹیلی پیٹھی کے عمل کے دوران بعض رکاوٹیں ایسی ہوتی ہیں جو پیغام بھیجنے والے کے مقابلے میں پیغام وصول کرنے والے کے کام میں زیادہ خلل ڈالتی ہیں کیونکہ خلل اندازی عامل کی نسبت معمول پر زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ آئیے ہم محقق طور پر عامل یعنی پیغام بھیجنے والے شخص کی تربیت کے بنیادی اصول پر غور کریں۔ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے جو پیغام بھیجنا مقصود ہوتا ہے عامل اس پیغام کو اپنے شعور (CONSCIOUS MIND) سے اپنے تحت الشعور (SUBCONSCIOUS MIND) میں بھیجتا ہے۔ یہی اصول معمول یعنی پیغام وصول کرنے والے پر بھی صادق آتا ہے لیکن اس کی ترتیب الٹ ہوتی ہے۔ یعنی معمول کا تحت الشعور پیغام کو وصول کرتا ہے اور وصول کرنے کے بعد اس پیغام کو شعور میں بھیجتا ہے۔ جو ہی یہ پیغام تحت الشعور کی حد کو پار کر کے شعور میں پہنچتا ہے معمول کو اس پیغام کا علم ہو جاتا ہے۔

جہاں تک بے ساختہ تحریر یا خود بخود کھنکھنے (AUTOMATIC WRITING)

کا سوال ہے اس میں تقریباً یہی اصول کار فرما ہے لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ ٹیلی پیٹھی کے پیغام کی بے ساختہ تحریر میں شعور کی جگہ اعصابی نظام (MOTOR CENTRES) کام کرتا ہے یعنی معمول کا تحت الشعور پیغام وصول کرتا ہے اور یہ پیغام شعور میں پہنچنے کی بجائے اعصابی نظام میں تحریک پیدا کرتا ہے اور معمول پیغام کو شعوری طور پر وصول کئے بغیر اسے کاغذ پر تحریر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جب وہ تحریر مکمل کر لیتا ہے اور اس تحریر کو پڑھتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے ٹیلی پیٹھی کے ذریعے ایک پیغام وصول ہوا تھا جسے اس نے بغیر سوچے سمجھے بے ساختہ طور پر تحریر کر لیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام صورتوں میں تحت الشعور (SUBCONSCIOUS) ہی وہ مقام ہے جو ٹیلی پیٹھی کا پیغام وصول کرتا ہے۔ چنانچہ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کی یہ صورت ہوتی کہ عامل پیغام کو اپنے شعور سے تحت الشعور میں بھیجتا ہے جہاں سے یہ پیغام معمول کے تحت الشعور میں منتقل ہوتا ہے اور پھر معمول کے تحت الشعور سے یہ پیغام اس کے شعور کی سطح پر ابھر آتا ہے اور اس طرح ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔

مخفی قوت کو بیدار کرنا

اب یقیناً آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو گا کہ آخر وہ کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعے ذہن کی مخفی قوت کو بیدار کیا جا سکتا ہے اور ذہن کے دو حصوں یعنی شعور اور تحت الشعور کا آپس میں رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے تاکہ تحت الشعور یا اس کا ایک حصہ

اچھیر کر شعور کی سطح تک پہنچ جائے۔

یہ کام جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر پرسکون حالت پر لانے اور سانس لینے کے ایک خاص طریقے کے ذریعے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ عام طور پر مخفی قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہوشی کی جاتی ہے وہ اس نظریے پر مبنی ہے کہ ایک عام آدمی اور خاص طور پر موجودہ دور کا انسان مسلسل طور پر اضطراب (STRESS) کی حالت میں رہتا ہے جس کی وجہ سے ذہن اور جسم کے درمیان ایک غیر ضروری تناؤ (TENSION) پیدا ہو جاتا ہے۔ پناہجو اگر جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑ کر پرسکون حالات پر لایا جائے تو ذہنی اضطراب ختم ہو جائے گا اور ذہن پرسکون ہو جائے گا۔ عام طور پر اضطراب (STRESS) کا سبب جذباتی حالت ہوتی ہے۔ اگر جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر پرسکون حالات پر لایا جائے اور سانس کی مشق کی جائے تو جذباتی حالت کو اعتدال پر لا کر اضطراب کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سانس کا جذبات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اگر آپ اس بات کی سچائی پر کھٹنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل تجربے کے ذریعے ایسا ممکن ہے۔

جب آپ جذباتی اضطراب کی حالت میں ہوں تو آہستہ آہستہ گہرا سانس لیں اور ہوا آہستہ آہستہ اپنے پھیپھڑوں کی گہرائی تک بھریں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سانس خارج کریں اور اپنے پھیپھڑوں کو مکمل طور پر خالی کر دیں یعنی ساری ہوا خارج کر دیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس طریقے میں ایک ترمیم کر سکتے ہیں یعنی جب آپ سانس کے ذریعے آہستہ آہستہ ہوا پھیپھڑوں کی گہرائی تک داخل کر رہے ہوں تو اس دوران آہستہ آہستہ ایک سے پانچ تک گنتے جائیں جب ہوا پھیپھڑوں کی گہرائی تک بھر جائے تو پھر

رک رک کر ایک اور دو کہیں اور اس دوران ہوا کو پھیپھڑوں میں ہی روکیں۔ اس کے بعد اب ہوا کو خارج کرنے کا عمل شروع ہوگا۔ پناہجو آپ پھیپھڑوں سے آہستہ آہستہ ہوا کو خارج کریں گے اور اس دوران پہلے کی طرح آہستہ آہستہ ایک سے پانچ تک گنتے گئے جب سانس مکمل طور پر خارج ہو جائے اور پھیپھڑے خالی ہو جائیں تو آپ سانس نہ لیں اور رک رک کر ایک اور دو کہیں اور اس دوران پھیپھڑوں کو خالی رکھیں۔ اس کے بعد آپ ایک بار پھر پہلے کی طرح سانس کے ذریعے ہوا پھیپھڑوں میں داخل کرنا شروع کریں اور اس دوران رک رک کر ایک سے پانچ تک گنتے جائیں۔ اس طرح ایک بار پھر آپ سانس لینے، روکنے اور سانس خارج کرنے کے عمل کو پہلے کی طرح دوہرائیں۔

ایک منٹ تک سانس لینے اور خارج کرنے کی یہ مشق جاری رکھنے کے بعد آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کی جذباتی حالت اعتدال پر آگئی ہے اور جذباتی اضطراب یا تو بالکل ختم ہو گیا ہے یا بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ سانس لینے کی یہ مشق اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر کوئی شخص آہستہ آہستہ اور گہرے سانس لے رہا ہو تو اس کے جذبات میں اضطراب پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہندو یوگیوں نے آج سے صدیوں پہلے اس اصول کو دریافت کر لیا تھا اور اس اصول کی بنیاد پر انہوں نے سانس لینے کے لئے مکئی مفید مشقیں تیار کی تھیں جو بڑے صغیر کے لوگوں کے لئے خاص طور پر مفید ہیں کیونکہ یہ مشقیں یہاں کے لوگوں کی جسمانی ساخت اور مزاج کے مطابق ہیں۔

مغرب میں رائج سانس کی مشقیں

جس طرح مشرق میں مندرجہ بالا درشیں مقبول ہیں۔ اسی طرح مغرب میں بھی ذہنی اضطراب کو ختم کرنے اور جذباتی حالت کو اعتدال پر لانے کے لئے سانس کی کئی مشقیں رائج ہیں جن میں سے ایک مشق مندرجہ ذیل ہے۔

جب آپ نے آہستہ آہستہ گہرا سانس لینے کے بعد نوا کو پھیچھڑوں میں مجبور کھا ہو تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے گلے (THROAT) کو بالکل کھلا رکھیں۔ گلا کھلا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کے سینے پر زور سے تھپکی دے تو ہوا آپ کے پھیچھڑوں سے گلے کے راستے فوراً سیدھی باہر آجائے اور گلا ہوا کے باہر نکلنے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ گہرا سانس لینے کے اس طریقے کی مدد سے آپ کے اعصاب کے مرکز کی قدرتی انداز سے ملکی ہلکی ماش ہوگی اور چونکہ اعصاب کے مرکز کا جذبات سے گہرا تعلق ہے لہذا اعصاب کے اس مرکز پر دباؤ کم ہو جائے گا اور جذباتی اضطراب میں واضح طور پر کمی ہو جائے اور اس جذباتی رد عمل پر جو غیر ارادی طور پر ایک شخص میں پیدا ہوتا ہے قابو پانا ممکن ہو جائے گا۔

اس مشق سے چونکہ انسان کے جذباتی اور اعصابی رد عمل میں کمی ہو جاتی ہے لہذا تمام جسم پر خوشگوار اثر پڑتا ہے اور اعصابی تناؤ (MUSCULAR TENSION) کم ہو جاتا ہے۔ جذباتی اور اعصابی رد عمل میں اب اور زیادہ کمی کرنے کے لئے مندرجہ ذیل طریقے پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

ایک آرام دہ کرسی پر خاموشی سے بیٹھ جائیں لیکن اس کرسی کو زیادہ نرم نہیں ہونا چاہیے۔ اب ایک منٹ تک سانس لینے کی اس مشق پر عمل کریں جو ہم آپ کو بتا چکے ہیں۔ اس کے بعد اب اپنی توجہ سر کی چوٹی پر مرکوز کریں اور کھوپڑی کے پٹھوں (SCALP MUSCLES) کو سکیزیں پھر ان پٹھوں کو ڈھیلا چھوڑیں۔ اس کے بعد چہرے کے پٹھوں اور خاص طور پر پیشانی کے پٹھوں کو سکیزیں اور سکیزنے کے بعد ڈھیلا چھوڑیں۔ اب جسم کے نچلے حصے کی طرف بڑھتے جائیں۔ یعنی سر سے پاؤں کی جانب اور راستے میں آنے والے جسم کے مختلف حصوں کے پٹھوں کو باری باری سکیزیں اور ڈھیلا چھوڑتے جائیں۔ اس مشق پر عمل کرتے ہوئے شروع شروع میں آپ غموس کریں گے کہ اس مشق سے اعصابی تناؤ پیدا ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا اور ایک مرحلہ ایسا آئے گا کہ آپ آرام سے پڑے ہوں گے اور آپ کے جسم میں کسی قسم کا تناؤ نہیں ہوگا اور آپ خود کو بالکل ڈھیلا (RELAXED) اور پرسکون محسوس کریں گے۔ آپ یہ بھی محسوس کریں گے کہ یہ جسمانی حالت انتہائی آرام دہ ہے۔ چنانچہ جب آپ ایسی جسمانی حالت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور بغیر کسی جسمانی یا ذہنی تناؤ (STRAIN) کے اس حالت کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں تو پھر آپ ایک قدم اور آگے بڑھ سکیں گے۔

لفظ کا انتخاب

اب ایک ایسا لفظ منتخب کریں جو آپ کو پسند ہو اور اس لفظ کو اس انتخاب

آرام دہ خاموش اور پرسکون جسمانی حالت کے ساتھ وابستہ کریں جو مندرجہ بالا مشقوں کے ذریعے آپ نے اپنے جسم میں پیدا کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب بھی آپ اس لفظ کو زبان کے ذریعے دہرائیں یا اس لفظ کا تصور ذہن میں لائیں تو ایسا کرتے ہی آپ کے جسم میں خود بخود وہ آرام دہ اور پرسکون حالت پیدا ہو جائے جس کی آپ نے شوق کر رکھی ہے۔ اس سلسلے میں جہارت پیدا کرنے کے بعد اب آپ اس قابل ہوں گے کہ جب بھی یہ لفظ دہرائیں گے آپ کے جسم میں انتہائی سکون کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

ٹیلی پیٹھی کا پہلا تجربہ

آئیے اب ہم ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا تجربہ کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جس کمرے میں یا جن کمروں میں تجربہ کرنا چاہتے ہیں وہ نہ تو زیادہ سرد ہونے چاہیں اور نہ ہی زیادہ گرم۔ زیادہ گرمی یا سردی ٹیلی پیٹھی کے تجربات پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور اس طرح تجربے کے نتائج میں خلل پڑ سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے آپ کو بتا چکے ہیں تجربات کے دوران بیٹھنے کے لئے جو کرسیاں استعمال کی جائیں انہیں آرام دہ ہونا چاہئے لیکن زیادہ نرم نہیں ہونا چاہئے۔ کرسیوں کے آرام دہ ہونے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے تاکہ جب آپ کسی چیز پر توجہ مرکوز کریں تو آپ پر جسمانی اعتبار سے غیر ضروری کھینچاؤ نہ پڑے۔ اب آپ جو تصویر ٹیلی پیٹھی کے ذریعے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں اسے میز پر رکھ دیں۔ اگر آپ تصویر کی کھینچنے کی تصویر

دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل چاہتے ہیں تو وہ محض اس چیز بھی میز پر رکھی جا سکتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دفت میں میز پر ایک ہی چیز ادنیٰ چاہئے۔ اگر پیغام بھیجنے والا اور پیغام وصول کرنے والا دونوں ایک ہی کمرے میں ہیں تو پھر اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ پیغام وصول کرنے والے کو میز دکھائی نہ دے تاکہ اسے یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میز پر کیا رکھا ہے۔ اس مقصد کے لئے کوئی تختہ، سکرین یا دری وغیرہ استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اگر پیغام وصول کرنے والے شخص کے کانوں میں دونوں جانب روٹی ڈال دی جائے تو یہ بہتر رہتا ہے کیونکہ اس طرح پیغام وصول کرنے والا معمولی سی سرگوشی بھی نہیں سن سکتا۔

اب ایک ایسے مددگار شخص کی بھی ضرورت ہے جو تجربات کے دوران تمام حالات کو تحریر کرتا جائے۔ یہ مددگار دو کام سرانجام دے گا۔ پہلا کام تو یہ ہوگا کہ وہ میز پر ایسی اشیاء رکھے گا جن کے بارے میں ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنا مقصود ہے اور دوسرا کام یہ ہوگا کہ وہ تمام ضروری باتوں کو تحریر کرتا جائے گا۔ مثلاً تجربے میں کتنا دقت صرف ہوا۔ موسم کیسا تھا۔ کمرے کا درجہ حرارت کیا تھا۔ چاند نیا تھا، مکمل تھا یا گھٹ یا بڑھ رہا تھا وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ مددگار شخص ان دوسری باتوں کو بھی باقاعدہ تحریر کرے گا جو ٹیلی پیٹھی کے تجربے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ مثلاً پیغام بھیجنے والے کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی حالت وغیرہ۔ اگر پیغام وصول کرنے والا شخص بھی اسی کمرے میں ہو جہاں پیغام بھیجنے والا شخص ہے تو پھر یہ مددگار شخص پیغام وصول کرنے والے شخص کی ذہنی، جذباتی اور جسمانی حالت کے بارے میں بھی ضروری باتیں تحریر کرتا جائے گا۔

اگر عامل اور معمول الگ الگ کمروں میں ہیں تو پھر معمول کے ساتھ ہی ایک مددگار شخص ہونا چاہیے۔ یہ مددگار شخص وہ تمام ضروری باتیں تحریر کرے گا جو عامل کا مددگار شخص تحریر کر رہا ہے اور جن کی تفصیل ہم نے اوپر والے پرے میں بیان کی ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں ٹیلی فنی کا تجربہ کیا جا رہا ہو وہاں غیر ضروری بات چیت نہیں ہونی چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو یہ انتظام بھی کرنا چاہیے کہ باہر کا شور سنانی نہ لے کیونکہ باہر کا شور توجہ مرکوز کرنے کے عمل میں خلل پیدا کرتا ہے۔ لیکن آجکل کی شہین زندگی میں یہ ممکن نہیں کہ باہر کے شور سے مکمل طور پر نجات حاصل کی جاسکے۔ تاہم اگر کسی طریقے سے اس شور سے نجات مل جائے اور مکمل خاموشی کی فضا پیدا ہو سکے تو اس سے ٹیلی فنی کے تجربات میں جلد کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

خاموش گفتگو

اگر عامل اور معمول دونوں کے لئے الگ الگ کمرہ میسر ہو تو اس سے مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں لیکن اس بات کا انحصار الگ الگ کمروں کے میسر آنے پر ہے۔ تاہم الگ الگ کمرے یقیناً مفید ہوتے ہیں کیونکہ اس طرح معمول وہ سرگوشی نہیں سن سکتا جو عامل اکثر کرتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ جب ایک شخص ٹیلی فنی کے ذریعے کسی چیز کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتا ہے تو وہ غیر شعوری طور پر اس چیز کا نام دہرائے۔ نام آتی آتی آہستہ آہستہ طور پر دہرایا جاتا ہے کہ خود عامل کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا۔ دوسری طرف چونکہ معمول بے حسد حساسیت کی حالت

(SENSITIZED CONDITION) ہوتا ہے لہذا وہ انتہائی معمولی آواز بھی سن لیتا ہے۔

اس سلسلے میں ہم آپ کو یہ بتاتے چلیں کہ تجربات کے ذریعے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ایسے لوگ جو ہیناٹرم کے عمل میں معمول رہ چکے ہیں غیر معمولی طور پر حساس ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس حساسیت کی وجہ سے ان کے حواس کی کارکردگی غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً وہ پچاس فٹ سے زیادہ فاصلے سے بھی معمولی سی سرگوشی کو سن سکتے ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ تو کچھ بھی نہیں سن پاتے لیکن ان حواس لوگوں کو معمولی سی آواز بھی سنانی دیتی ہے۔ اگر پیغام وصول کرنے والے میں اس قسم کی حساسیت پائی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے ٹیلی فنی کے تجربات کا مقصد ختم ہو سکتا ہے۔ اگر عامل اور معمول الگ الگ کمروں میں ہیں تب بھی بعض اوقات اس قسم کی حساسیت کی وجہ سے ٹیلی فنی کے تجربے میں خلل پڑ سکتا ہے لیکن الگ الگ کمروں کی صورت میں اس قسم کی گڑبڑ کے امکانات یقیناً کم ہوتے ہیں۔

ٹیلی فنی کا تجربہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ عامل کا مددگار اور معمول کا مددگار دونوں اپنی گھڑیوں کا وقت ملائیں تاکہ پیغام بھیجنے کے وقت اور پیغام وصول کرنے کے وقت کو صحیح طور پر نوٹ کیا جاسکے۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں معمول کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے یعنی معمول کے کرنے میں غیر ضروری شور یا آواز نہیں ہونی چاہیے اور بیٹھنے کے لئے ایسی کرسی ہونی چاہیے جو آرام دہ ہو لیکن بہت زیادہ نرم نہ ہو مبادا کہ آدمی اس میں دھنس جائے۔ اس کے علاوہ کاغذ اور قلم بھی موجود ہونے چاہئیں تاکہ معمول ٹیلی فنی کے

ذریعے جو تاثرات وصول کرنے میں تھیں تحریر کرے۔ اگر عامل اور معمول الگ الگ کمزور
میں ہیں تو معمول کے کمرے میں بھی مددگار شخص موجود ہونا چاہیے اس کے علاوہ کمرے میں
تیز روشنی نہیں ہونی چاہیے۔ روشنی بس اتنی ہونی چاہیے کہ معمول کو کچھ کھنا چاہے یا سانی کھلے۔

پیغام سسانی کا طریق کار

ٹیلی مٹیجی کا تجربہ شروع کرنے سے پہلے پیغام بھیجنے والے شخص یعنی عامل کا مددگار
مختلف تصویریں (PICTURES) علامات (SYMBOLS) اور بعض دوسری اشاریہ جمع
کرے گا۔ یہ تمام چیزیں ٹیلی مٹیجی کے تجربے کے دوران پیغام بھیجنے کے لئے استعمال کی جائیں
گی۔ مددگار شخص انہیں اپنے پاس رکھے گا اور کسی بھی شخص کو یہ چیزیں نہیں دکھائے گا۔
یہ چیزیں تجربے کے دوران باری باری استعمال کی جائیں گی۔

اب کہہ تجربے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے عامل کا مددگار ترتیب
سے لیکن خفیہ طور پر رکھی ہوئی چیزوں میں سے ایک چیز اٹھائے گا اور اسے عامل کے
سامنے میز پر رکھے گا۔ عامل جو پہلے ہی سے مشق کے ذریعے جسم کو مکمل طور پر ڈھیلا
چھوٹنے میں جہارت پیدا کر چکا ہے۔ خاموشی سے کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کا جسم بالکل
ڈھیلا اور پرسکون ہے۔ جونہی مددگار شخص عامل کے سامنے میز پر ایک چیز رکھتا ہے
عامل اس چیز کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اس دوران مددگار شخص اپنی نوٹ بک میں اس چیز
کا نام اور تفصیل درج کرتا ہے۔ دوسری ضروری باتیں (DATA) مددگار اپنی نوٹ بک
میں تجربے سے پہلے ہی تحریر کر چکا ہے۔

یہ یاد رکھیے کہ عامل اور معمول دونوں کے مددگار اشخاص پہلے ہی سے یہ طے

کر چکے ہیں کہ تجربہ کس وقت شروع ہونا ہے۔ جونہی تجربے کا وقت ہوتا ہے عامل کا
مددگار اشارہ کرتا ہے۔ اشارہ ملتے ہی عامل میز پر رکھی ہوئی چیز پر اپنی ساری توجہ مرکوز
کر دیتا ہے۔ عامل یہ ارادہ کرتا ہے کہ اسے اس چیز کا عکس پیغام وصول کرنے والے معمول
کے ذہن میں منتقل کرنا ہے اور اس ارادے کے ساتھ وہ اس چیز کا گہرا مشاہدہ کرتا ہے۔
عامل اپنے دماغ یا اعصاب پر بوجھ ڈالے بغیر بڑے پرسکون طریقے سے اس چیز پر
توجہ مرکوز رکھتا ہے۔

اس دوران عامل یہ محسوس کرتا ہے کہ معمول اسی کمرے میں ہے اور اس کے بالکل
قریب ہی موجود ہے۔ معمول کے قریب ہونے کا احساس جتنا شدید ہوگا اتنا ہی
ٹیلی مٹیجی کا تجربہ کامیاب رہے گا۔ معمول کی قربت کا احساس ٹیلی مٹیجی کے تجربے کی
کامیابی کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب عامل معمول کو پیغام بھیجنے کی غرض سے میز پر رکھی
ہوئی چیز پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو اسے یہ عمل کتنی دیر جاری رکھنا چاہیے۔ اس کا جواب یہ
ہے کہ بین سے تین سیکنڈ تک اور اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔ چنانچہ جب بین سے
تین سیکنڈ کا وقت گزر جائے تو عامل کو اپنی کاروائی بند کر دینی چاہیے۔

پیغام وصول کرنے کا طریقہ

ٹیلی مٹیجی کے ذریعے پیغام وصول کرنے والا شخص یعنی معمول پیغام کی وصولی کے
لئے جو طریق کار استعمال کرتا ہے وہ قدرے مختلف ہے۔ چنانچہ معمول کو پیغام وصول

کرنے کے لئے عامل کی طرح اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دینا چاہیے اور جسمانی و اعصابی طور پر بالکل پرسکون ہونا چاہیے۔

اب معمول اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے تقریباً پانچ سینٹ کے لئے یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ عامل کے قریب موجود ہے اور اس پیغام کو وصول کرنا چاہتا ہے جو عامل کے ذہن میں ہے۔ ایسا کرنے کے بعد معمول کو چاہیے کہ وہ بدستور آرام سے بیٹھا رہے اور اس بات کا انتظار کرے کہ اس کے ذہن میں کیا تاثرات ابھرتے ہیں۔

جو کبھی معمول کے ذہن میں کوئی تاثر ابھرے اسے چاہیے کہ وہ بلند آواز سے اس تاثر کو بیان کرے تاکہ اگر اس موقع پر ٹیپ ریکارڈر چل رہا ہو تو اس کی آواز ریکارڈ ہو جائے۔ فرض کریں کہ اس موقع پر ٹیپ ریکارڈر موجود نہیں تو پھر معمول کو چاہیے کہ وہ اپنے تاثرات کو تحریر کرے اور اگر اس کے ذہن میں کوئی تصویر ابھری ہے تو کاغذ پر اس کا خاکہ بنا لے۔

اگر معمول کو ٹیلی بیٹی کے ذریعے پیغام وصول کرتے ہوئے کوئی آواز سنائی دی ہے، ذائقہ یا خوشبو محسوس ہوئی ہے یا اس کا احساس ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ان باتوں کو بھی ریکارڈ کر لے یا کاغذ پر تحریر کر لے۔ اس تمام کام میں ظاہر ہے کہ دس یا پندرہ منٹ صرف ہوں گے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ معمول کے تحت الشعور میں ٹیلی بیٹی کے ذریعے تاثرات اکٹھے پہنچتے ہیں لیکن تحت الشعور کی حد کو پار کر کے شعور میں داخل ہونے کے لئے کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ لہذا ان تاثرات کو شعور تک پہنچنے کے لئے وقت ضرور دینا چاہیے۔ ایک اور بات یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ٹیلی بیٹی کے ذریعے

وصول ہونے والے تاثرات میں سے بعض تاثرات ایسے ہوتے ہیں جو کئی گھنٹے بعد تحت الشعور سے شعور میں ابھرتے ہیں اس سے بعض اوقات ٹیلی بیٹی کے تجربے میں خلل پڑ سکتا ہے کیونکہ جب آپ ایک تجربہ ختم کر کے دوسرا تجربہ کرے ہوتے ہیں تو پہلے تجربے کے بعض تاثرات ابھرتے ہیں اس طرح دوسرے تجربے کے نتائج میں خلل پیدا ہو سکتا ہے۔

لہذا جب ایک تجربہ مکمل ہو جائے تو معمول کو چاہیے کہ وہ اپنی اس ذہنی حالت کو جو اس نے پیغام کی وصولی کے لئے پیدا کی تھی ختم کر لے۔ اس مقصد کے لئے معمول کمرے میں گھوم پھر سکتا ہے۔ اس طرح ٹیلی بیٹی کے ذریعے تاثرات کی وصولی کا وہ سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے جو پہلے تجربے کے دوران عامل اور معمول کے ذہنوں کے درمیان پیدا ہوا تھا اور مزید تاثرات کی وصولی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح معمول ٹیلی بیٹی کے دوسرے تجربے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

جو کبھی دوسرا تجربہ شروع ہوگا مددگار ایک مرتبہ پھر ٹیپ ریکارڈر چلا دے گا اور جب معمول ٹیلی بیٹی کے ذریعے وصول ہونے والے تاثرات بیان کرنا ختم کر دے گا تو مددگار ٹیپ ریکارڈر بند کر دے گا۔ اگر تجربے کے دوران ٹیپ ریکارڈر موجود نہ ہو تو اس صورت میں مددگار کو معمول کے بیان کئے ہوئے تاثرات تحریر کرنا چاہئیں لیکن بعض اوقات مددگار اتنی تیزی سے تاثرات تحریر نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ شارٹ سینڈ نہ جانتا ہو۔ لہذا ٹیپ ریکارڈر کا استعمال ہی بہتر رہتا ہے۔

مددگار شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی نوٹ بک میں تجربے کے دوران موجود تمام حالات کو تفصیل کے ساتھ تحریر کرے اور اگر تجربے کے دوران کوئی نئی صورت حال پیدا ہوئی

ہے یا کوئی نیا واقعہ ہوا ہے تو اسے بھی تحریر کرے کیونکہ اچانک ظاہر ہونے والے اس قسم کے واقعات تجربات کے نتائج پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

ٹیلی پیٹھی کے تجربات کی تعداد

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک وقت میں کتنے تجربات کئے جائیں۔ اس کا انحصار عامل معمول اور مددگار اشخاص کی مرضی اور موڈ پر ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اگر عامل اور معمول تھک چکے ہیں اور بوہت تازگی کا شکار ہو رہے ہیں تو یہ بات ٹیلی پیٹھی کے تجربات کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ تھکے ہوئے اور بوہت تازگی کے شکار عامل اور معمول کی کارکردگی اچھی نہیں ہوگی اور تجربات کے مفید نتائج برآمد نہیں ہوں گے۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ جو لوگ ٹیلی پیٹھی کے تجربات کا آغاز کر رہے ہوں انہیں ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ پانچ تجربات کرنے چاہئیں۔ جیسے جیسے ان کی مہارت بڑھتی جاتی گی وہ تجربات کی تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایک اور بات یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ کہ عامل اور معمول کو کمرے سے باہر جانے سے پہلے اپنی ذہنی حالت کو عام سطح پر لانا چاہئے کیونکہ ٹیلی پیٹھی کے تجربات کے دوران حساسیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

تاخیر سے ملنے والے تاثرات

ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے تاثرات معمول کے تحت الشوہ

میں اکٹھے پہنچتے ہیں لیکن یہ تمام تاثرات ایک ساتھ شعور میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اکثر ایک ایک کر کے تحت الشعور کی سرحد کو عبور کرتے ہیں اور شعور میں داخل ہوتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیٹھی کا تجربہ ختم ہونے کے بعد بھی چند ایک تاثرات شعور میں ابھرتے ہیں و جریہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات ایسے محرکات پیدا ہو جاتے ہیں جو ان تاثرات کو تحریک دیتے ہیں اور انہیں تحت الشعور سے شعور میں لانے کا سبب بنتے ہیں۔

یہ تاثرات شعور میں ابھرنے کے بعد زیادہ دیر برقرار نہیں رہتے لہذا معمول کو چلیے کہ ٹیلی پیٹھی کا تجربہ ختم ہونے کے بعد اگر اس کے ذہن میں اچانک کوئی تاثر ابھرے تو وہ اسے فوراً تحریر کرے ورنہ ہو سکتا ہے کہ بعد میں یہ تاثر ذہن سے محو ہو جائے۔

بھی ہم نے آپ کو ٹیلی پیٹھی کے ایک مخصوص تجربے کی تفصیل بتائی ہے یہ تجربہ بنیادی نوعیت کا ہے۔ اگر آپ یہ تجربہ کامیابی سے سرانجام دیں اور مشق جاری رکھیں تو آپ ٹیلی پیٹھی کے ذریعے بینام رسائی کی صلاحیت میں سیرت انگریز اضافہ کر سکتے ہیں۔



پانچواں باب

ہیناٹرم کے ذریعے ٹیلی پیٹھی

عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی پیٹھی کا رابطہ

داڑے کا طریق کار

ادویات اور نفسی قوت

نیند کی حالت میں ٹیلی پیٹھی

ہیناٹرم کے ذریعے ٹیلی پیٹھی

ہیناٹرم کے ذریعے ٹیلی پیٹھی کے لئے عام طور پر ترغیب (SUGGESTION)

کا وہی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جو ہیناٹرم میں استعمال ہوتا ہے۔ عامل معمول سے یہ کہتا ہے کہ وہ فلاں مقام پر جلسے اور یہ بتائے کہ اس نے وہاں کیا دیکھا ہے۔ اس کے بعد معمول کو ایسی ترغیبات دی جاتی ہیں جن سے معمول کو اپنی حیرت انگیز صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے۔

اس تمام عمل کے دوران معمول ایک پراسرار اور حیرت انگیز رابطہ کی مدد سے عامل کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے۔ اس طرح عامل اور معمول کے درمیان ایک گہرا رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ پیناٹرو اگر معمول عامل سے بہت دور کسی مقام پر موجود ہو تو عامل فاصلے کے باوجود معمول پر نیند کی حالت طاری کر سکتا ہے۔ معمول کو اس بات کا ہرگز کوئی علم نہیں ہوتا کہ عامل کہیں دور بیٹھا اس پر نیند کی حالت طاری کر رہا ہے۔

نفسی علوم کے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ انہیں اس سلسلے میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اس طریقے پر عمل کرتے ہوئے معمول اور عامل کے درمیان ٹیلی پیٹھی کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اگرچہ اس طرح جو پیغام رسائی ہوتی ہے وہ یکطرفہ ہوتی ہے یعنی عامل معمول کو پیغام بھیج سکتا ہے اور معمول کے ذہن اور حرکات پر اثر انداز ہو سکتا ہے لیکن معمول کا عامل سے کوئی جوابی رابطہ قائم نہیں ہوتا۔ تاہم ایسے طریقے ضرور موجود ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے عامل معمول کے بھیجے ہوئے تاثرات وصول کر سکتا ہے۔ اس طرح معمول کا عامل کے ساتھ جوابی رابطہ قائم ہو سکتا ہے اور عامل کو بھی معمول کا پیغام وصول ہو

کتاہے۔ ان طریقوں پر روشنی ڈالنا اس کتاب میں ممکن نہیں۔

عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی مٹیجی کا رابطہ

ہم یہ بات بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہینا ٹرم کی مدد سے جب عامل اور معمول کے درمیان رابطہ قائم ہوتا ہے تو یہ رابطہ نفسی رابطے کی شکل بھی اختیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نفسی رابطے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ عامل اور معمول کے درمیان ٹیلی مٹیجی کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت بھی بہت جلد اور تیزی سے بیدار ہونے لگتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہینا ٹرم کی مدد سے عامل اور معمول کے درمیان بہت آسانی سے ٹیلی مٹیجی کا رابطہ قائم ہو سکتا ہے۔

دکڑا ایسا ہوتا ہے کہ تنویزی مندر کے دوران معمول میں ٹیلی مٹیجی کی صلاحیت بیدار ہونے لگتی ہے۔ اس حالت میں معمول بعض ایسے واقعات کی تفصیل بیان کر سکتا ہے جو سیکرٹوں میں دُور وقوع پذیر ہو رہے ہوتے ہیں۔ کئی ماہرین اس قسم کے کامیاب تجربات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلی مٹیجی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ہینا ٹرم کو استعمال کرنے کے رجحان میں براہ اضافہ ہو رہا ہے۔

اس طریق کار کا ایک نقصان بھی ہے اور وہ نقصان یہ ہے کہ معمول نفسیاتی طور پر عامل پر بہت زیادہ انحصار کرنے لگتا ہے جو کافی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میرا مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ کو ہینا ٹرم میں کافی عملی مہارت نہ ہو آپ ہینا ٹرم کے ذریعے ٹیلی مٹیجی کا رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہ کریں۔

دائرے کا طریق کار

آگے بڑھنے سے پہلے ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ نفسی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے دائرے میں بیٹھے یعنی DEVELOPING CIRCLES TECHNIQUE کا جو طریقہ بعض ماہرین استعمال کرتے ہیں وہ بھی دراصل ہینا ٹرم اور سمریزم کے مشترکہ استعمال کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

اس طریقے کے مطابق بہت سے افراد اکٹھے بیٹھ جلتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ تمام افراد کی نفسی قوتوں کو یک جا کیا جائے۔ اس طرح بہت سے افراد کی نفسی قوتوں کے ملاپ سے زیادہ موثر قوت جنم لیتی ہے جو کارکردگی میں ایک فرد کی نفسی قوت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم اس نفسی قوت کی کارکردگی کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ گروپ کے افراد اپنے ذہن میں کیا مقاصد رکھتے ہیں۔

اس طریقے کے تحت بہت سے افراد کے اجتماع سے جو زیادہ موثر نفسی قوت جنم لیتی ہے وہ اس گروپ کے افراد پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس طرح گروپ کے ہر فرد کی نفسی قوت میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ ہر فرد کی نفسی قوت بڑھ چکی ہوتی ہے لہذا اس قوت کے ذریعے مخصوص کام سر انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ چونکہ یہ موضوع اس کتاب کی حدود سے باہر ہے لہذا اس پر مزید روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔

ادویات اور نفسی قوت

بعض لوگ ٹیلی پتھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ادویات استعمال کرتے ہیں اگر انسانی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نفسی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لئے مختلف ادویات اور بعض ادویات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ حال ہی میں ادویات کے استعمال کا رجحان پھر پیدا ہوا ہے۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ نفسی تاثرات ذہن کے خلیوں میں ایک کیمیائی عمل (ORGANO-CHEMICAL PROCESS) کے ذریعے پہنچتے ہیں۔ اس عمل کے دوران جسم کے غدود انتہائی کم مقدار میں بعض ایسی رطوبتیں پیدا کرتے ہیں جن کی مقدار اگر زیادہ ہونے کے برابر ہوتی ہے لیکن یہ رطوبتیں نفسی صلاحیت کو بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم اس نظریے کی ابھی تک سائنسی اعتبار تصدیق نہیں ہو سکی۔ یہ درست ہے کہ بعض حالات میں یہ ادویات نفسی قوت کو بیدار کرتی ہیں لیکن یہ قوت منظم نہیں ہوتی اور ادویات کے استعمال سے جسمانی اعتبار سے کئی نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ لہذا مزید مشورہ یہ ہے کہ ایسے تمام لوگ جو نفسی صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے ادویات استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس ارادے کو فوراً ترک کر دیں۔

میرے پاس کئی ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ وہ ادویات استعمال کرتے رہے ہیں اور اب اس عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان

کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ یقیناً ادویات کا استعمال شروع کرنا تو آسان ہے لیکن ان کے استعمال کی عادت سے نجات حاصل کرنا آسان نہیں۔

نیند کی حالت میں ٹیلی پتھی

اب ہم ایک اور موضوع کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ یہ اہم موضوع ہے سوتے ہوئے ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام کی وصولی۔ خوابوں میں ٹیلی پتھی کے عمل کے بارے میں ان دنوں کافی تحقیق ہو رہی ہے۔ خوابوں کے ذریعے ٹیلی پتھی میں بھی تقریباً وہی طریقہ کار فراہم ہو جاتا ہے جو جاگتے ہوئے اس مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے تاہم اس میں معمولی سا فرق ضرور ہے، یعنی پیغام بھیجنے والے شخص کا طریق کار تو وہی ہوتا ہے لیکن پیغام کی وصولی کا طریق کار قدرے مختلف ہوتا ہے۔

جب عامل ٹیلی پتھی کے ذریعے پیغام ایک ایسے شخص کو بھیجتا ہے جو سو رہا ہوتا ہے تو یہ پیغام تحت الشعور کی خوابوں کی تہوں (DREAM LAYERS) میں گہرائی تک اتر جاتا ہے۔ چنانچہ جب یہ پیغام تحت الشعور کی خواب کی تہوں سے ابھر کر شعور میں داخل ہوتا ہے تو اس پیغام کی شکل و صورت بدل چکی ہوتی ہے چنانچہ پیغام کی اس بدلی ہوئی شکل صورت کی تعبیر سے ہی اصل پیغام کا مرثل مل سکتا ہے۔

جدید نفسیات سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ آئیے یہ دیکھیں کہ تحت الشعور کی خوابوں کی تہوں سے جو پیغام ابھر کر شعور تک پہنچتا ہے اُس کے بارے میں جدید نفسیات کا نقطہ نظر کیسا ہے۔ جدید ترین نفسیاتی تحقیق کے مطابق ایک انسان کے تحت الشعور میں

دوسری باتوں کے علاوہ کئی ایسے تصورات اور ذہنی عکس (MENTAL IMAGE) ہوتے ہیں جن کے ساتھ جذبات کا زبردست دباؤ ہوتا ہے اور یہ تحت الشعور سے ابھر کر شعور میں آنا چاہتے ہیں لیکن تحت الشعور اور شعور کے درمیان ایک ایسی رکاوٹ ہوتی ہے جو انہیں تحت الشعور سے شعور میں داخل نہیں ہونے دیتی۔

اب جب بھی یہ تصورات اور ذہنی عکس ابھرنے چاہتے ہیں یہ ذہنی رکاوٹ انہیں پیچھے دھکیل دیتی ہے۔ چنانچہ یہ تصورات اور ذہنی عکس صرف بھیس بدل کر ہی تحت الشعور سے شعور میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے یہ علامات کا روپ دھار لیتے ہیں اور اس طرح تحت الشعور اور شعور کے درمیان حائل رکاوٹ سے بچ کر شعور میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان علامات کی تشریح اور وضاحت کے ذریعے ہی ہم اصل تصورات اور محسوسات کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

ماہرین نفسیات نے خوابوں کی تعبیر کے اصولوں کو ایک باقاعدہ سائنس کی شکل دی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے جن لوگوں نے تحقیق کی وہ فرامیڈا اور اس کا شاگرد ڈرونگ تھے۔ فرامیڈا کا کہنا ہے کہ خوابوں کے پیچھے انسان کی جنسی خواہشات کا راز ہوتا ہے۔ ناآسودہ جنسی خواہشات علامتوں کا روپ دھار کر خواب میں سرگرم عمل ہوتی ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ فرامیڈا نے جسے مادی نقطہ نظر کے حامل ماہرین نفسیات کی اکثریت جدید نفسیات کا بانی قرار دیتی ہے ٹیلی پتھی کی صلاحیت پر بھی ایک دستاویز تحریر کی تھی۔

پچھاباب

ارد گرد کے لوگوں سے ٹیلی پتھی کا رابطہ
 پودوں پر ٹیلی پتھی کے اثرات
 عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار
 ان قوتوں پر قابو حاصل کیا جاسکتا ہے
 نفسی توانائی کے کرشمے
 ٹیلی پتھی کی لہروں کے ذریعے شفا
 نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم
 غیر مادی وجود کے کرشمے

اردگرد کے لوگوں سے ٹیلی پیٹیک رابطہ

جب نفسیات کے ماہرین نے خواہوں کا تجربہ شروع کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ذہن کی گہرائی سے ابھرنے والے لاتعداد تصورات اور ذہنی تصویریں (IMAGES) کے علاوہ بھی بعض ایسے تصورات اور تصویریں ذہن کی گہرائی سے ابھرتے ہیں جن کا اصل تصورات اور ذہنی تصویروں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

ماہرین نفسیات نے کافی کوشش کی کہ کسی طرح ان فالتو تاثرات اور تصویروں کی حقیقت معلوم کی جائے اور اصل تصورات اور اصل تصویروں سے ان کا تعلق دریافت کیا جائے۔ آخر یہ انکشاف ہوا کہ ذہن کی حالت میں ذہن کی گہرائی سے ابھرنے والے تصورات اور ذہنی تصویروں کے ساتھ ساتھ جو فالتو تصورات اور تصویریں ابھرتی ہیں وہ دراصل ان لوگوں کے احساسات ہوتے ہیں جو سوئے ہوئے شخص کے اردگرد موجود ہوتے ہیں سوئے ہوئے شخص کے اردگرد موجود لوگوں کے خیالات، تاثرات اور احساسات بھی نادانستہ طور پر سوئے ہوئے شخص کے ذہن میں منتقل ہو جاتے ہیں یہ عمل نادانستہ طور پر واقع ہوتا ہے یا پھر سوئے ہوئے شخص کی ان فالتو لوگوں کے ساتھ جذباتی اور ذہنی ہم آہنگی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عامل اپنے تاثرات سوئے ہوئے شخص کے ذہن میں منتقل کرتا ہے تو ان فالتو لوگوں کے تاثرات بھی عامل کے تاثرات کے شامل ہو جاتے ہیں۔

اس طرح جب عامل کے بھیجے ہوئے حقیقی تاثرات معلومات کی شکل میں قبول

کے تحت الشعور کی حد کو پار کر کے اُس کے شعور میں پہنچتے ہیں تو ان کے ساتھ بعض فالتو علامات کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

اس بات کے انکشاف کے بعد اس سلسلے میں مزید تجربات کئے گئے اور آخر یہ ثابت ہوا کہ ایسا واقعی ہوتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اگر ہم خواب کی حالت میں کسی مخصوص شخص کے تاثرات وصول کر سکتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے تاثرات بھی قبول کر سکتے ہیں جو ہم سے اردگرد موجود ہیں یا جن سے ہماری ذہنی ہم آہنگی ہے۔ چنانچہ پُر اسرار صلاحیتوں کے مالک بعض ایسے ماہرین موجود ہیں جو ایک ہی وقت میں کئی لوگوں سے ذہنی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ان ماہرین نے نہ تو ان لوگوں کو کبھی دیکھا ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں وہ کچھ جانتے ہیں۔

پودوں پر ٹیلی پیٹیک کے اثرات

نفسی علوم کے بعض ماہرین یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ کرہ ارض پر بسنے والے تمام انسان ایک دوسرے سے ذہنی اور روحانی طور پر منسلک ہیں بلکہ وہ یہاں تک کہتے ہیں کہ زمین پر بسنے والے تمام جاندار ایک دوسرے سے اس اعتبار سے منسلک ہیں اس نظریے کو پرکھنے کے لئے حال ہی میں پودوں پر بعض تجربات کئے گئے ہیں جن سے یہ ثابت ہوا ہے کہ پودے اپنے اردگرد موجود لوگوں کے خیالات سے متاثر ہوتے ہیں مثلاً بعض تجربات کے دوران عامل نے اپنے ذہن میں یہ تصور کیا کہ وہ پودے کے ایک پتے کو جلانے لگا ہے۔

پہنچنے فوراً ہی اس خیال کے اثرات پودے پر ظاہر ہوئے اور ان تاثرات کو ایک آلہ کے ذریعے ریکارڈ کیا گیا جو پودے کے ساتھ پہلے ہی سے لگا دیا گیا تھا۔ اس آلہ کی مدد سے معلوم ہوا کہ عامل کے خیال کے اثرات کی وجہ سے پودے کے چوب رس اور اندرونی دباؤ میں تغیر و تبدل ہوا ہے (اس تجربے سے گویا صوفیاء کی یہ بات درست ثابت ہوئی کہ تمام فطرت ایک رشتے میں بندھی ہوئی ہے)

عظیم معجزاتی قوتوں پر انسان کا اختیار

مخفی علوم کے ماہرین نے آج سے صدیوں پہلے یہ کہہ دیا تھا کہ کرۂ ارض پر نور (ASTRAL LIGHT) کا غلاف لپٹا ہوا ہے۔ یہ نور کا غلاف کیا ہے؟ یہ دراصل نفسی قوتوں کا ایک حلقہ ہے جس نے تمام کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے جہاں نفسی قوتوں کا حلقہ اثر کرۂ ارض سے بھی آگے ہے۔

نور کے اس غلاف کے اندر تمام جاندار زندگی بسر کرتے ہیں اور یہ غلاف کرۂ ارض پر بسنے والے جانداروں کے درمیان ایک مسلسل رابطہ قائم رکھتا ہے اور ان جانداروں کے درمیان غیر محسوساتی طور پر ایک رابطہ برقرار رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بے جان اشیاء بھی زندگی کی اس اکائی سے باہر نہیں۔

پہنچنے مخفی علوم کے ماہرین کا دعویٰ ہے کہ نور کے اس غلاف کے اندر جو کرۂ ارض کے گرد پھیلا ہوا ہے ایسی عظیم معجزاتی اور ماورائی (SUPERNATURAL) قوتیں موجود ہیں جو ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ان قوتوں پر قابو حاصل کیا جاسکتا ہے

مخفق یہ کہ کرۂ ارض کے گرد ماورائی قوت کا ایک سمندر پھیلا ہوا ہے اس لامحدود قوت کو بعض ایسے طریقوں سے اپنے قابو میں کیا جاسکتا ہے جن پر مخفی علوم کے عامل صدیوں سے عمل کر رہے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی ایسے شخص کا بھی جسے مخفی علوم پر دسترس نہیں ہوتی ان قوتوں میں سے کسی ایک قوت کے ساتھ رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ شخص اس قوت کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

انہی قوتوں میں سے ایک قوت شفا بخشی کی قوت بھی ہے۔ شفا بخشی کی قوت ایک وسیع موضوع ہے جس پر اس مختصر کتاب میں بحث نہیں کی جاسکتی۔ یہاں شفا بخشی کی قوت کے تذکرے کا مقصد یہ بتانا تھا کہ شفا بخشی کی معجزاتی صلاحیت میں بھی ٹیلی پتھی کا عنصر موجود ہے۔

انسانی تاریخ میں ایسے بے شمار لوگوں کے نام موجود ہیں جو شفا بخشی کی قوت کے مالک تھے۔ مذہبی کتابوں میں ایسے تذکرے عام ہیں۔ روس کے عیاش اور بڑا نام راہب اسپوٹین کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حیرت انگیز نفسی صلاحیتوں کا مالک تھا جن میں سے ایک شفا بخشی کی قوت بھی تھی۔

نفسی توانائی کے کرشمے

بالعد انفسیات یعنی یہ ایسا نیکالوپی کی ایک کانفرنس میں ایک ڈاکٹر نے ایک مقالہ پڑھا۔ اس مقالے میں ڈاکٹر نے اپنے تجربات کی بنیاد پر یہ نظریہ پیش کیا کہ معجزاتی طور پر شفا بخشی کی بعض اقسام ایسی ہیں جن کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معالج کے وجود سے ایک قوت خارج ہوتی ہے جو مرلین کے جسم میں داخل ہو کر اسے شفا دیتی ہے۔ مقالے کی مصنف کا کہنا تھا کہ یہ وقت ایک لہر کی شکل میں ہوتی ہے جس کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو ٹیلی پتھی کی غیر مرئی لہروں کی ہے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ معالج خود تو مرلین کے پاس موجود نہیں ہوتا لیکن اُس کی شفا بخشی کی قوت مرلین کو صحت یاب کر دیتی ہے۔ چنانچہ معجزاتی شفا بخشی کے بعض ماہرین ایسے ہیں جو اپنی عدم موجودگی کے باوجود مرلینوں کو صحت سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کے جسم میں فطری طور پر شفا بخشی کی قوت کا فرما ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ قوت معالج کی شفا بخشی کی قوت کو توجیل کر لیتی ہے اور اس قوت کو صحت یابی کے لئے استعمال کرتی ہے۔

معجزانہ شفا بخشی کے حامل بعض معالج خود کو ماورائی مخلوق سمجھتے ہیں لیکن بعض دوسرے اسے ایک آفاقی قوت قرار دیتے ہیں۔ تاہم ایک بات قطعی طور پر واضح ہے یعنی شفا بخشی کی قوت بھی ایک نفسی صلاحیت ہے۔

ٹیلی پتھی کی لہروں کے ذریعے شفا

جیسا کہ ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ مقالے کی مصنف کا کہنا تھا کہ شفا بخشی کی قوت ایک لہر کی شکل میں ہوتی ہے جس کی نوعیت وہی ہوتی ہے جو ٹیلی پتھی کی غیر مرئی لہروں کی ہے۔ لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ شفا بخشی کی قوت ہمیشہ ٹیلی پتھی کی لہروں کے دوش پر سوار نہیں ہوتی، کئی دوسرے طریقے بھی ہیں جن کے ذریعے شفا بخشی کی قوت معالج سے مرلین تک منتقل ہوتی ہے۔

ابھی ہم نے انسانی جسم کے اندر موجود شفا بخشی کی صلاحیت کا ذکر کیا تھا۔ شفا بخشی کی یہ صلاحیت ایک طرح کی قوت حیات ہے جو جسم کو تندرست و توانا رکھتی ہے۔ اگر کسی طرح اس قوت حیات کو تحریک دی جائے تو یہ بہت فعال ہو سکتی ہے اور مرلین کے مکمل خاتمے کی شکل میں ایسے شاندار نتائج پیدا کر سکتی ہے جنہیں معجزہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ اخذ کرنا درست ہو گا کہ اگر ٹیلی پتھی کی لہروں کے ذریعے انسانی جسم کی قوت حیات کو تحریک دی جائے اور اسے فعال بنایا جائے تو یہ قوت شفا مض کا مکمل خاتمہ کر سکتی ہے۔ جب جسم کی اندرونی قوت کو بیدار کیا جائے تو عین ممکن ہے کہ یہ اندرونی قوت کراہی پر پھیلی ہوئی عظیم معجزاتی اور ماورائی (SUPERPHYSICAL) قوتوں میں سے بعض کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب رہے اور اس طرح کراہی کی ماورائی قوتیں بھی شفا بخشی کے اُس عمل میں شامل ہو جائیں جس میں جسم کی اندرونی قوت مصروف ہے۔

نفسی توانائی کی لہریں یا انسانی جسم

جیسا کہ ہم پہلے بھی آپ کو بتا چکے ہیں کہ معجزاتی شفا بخشی کی صلاحیت رکھنے والے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ کچھ مادرائی اور غیر مادائی ہستیاں ہماری مدد کرتی ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان مادرائی ہستیاں سے ہمارا قریبی رابطہ ہے۔

بعض حساس لوگوں نے جو معجزاتی شفا بخشی کے حامل معالج کے زیرِ ملاحظہ سے ہیں بتایا ہے کہ بعض اوقات انہوں نے یہ محسوس کیا کہ ان متعجب ان کے قریب کھڑا ہے حالانکہ پہلے سے مرلیض اور معالج کے درمیان یہ بات طے نہیں تھی کہ معالج اس انداز سے مرلیض کے قریب ظاہر ہوگا اور اپنی شفا بخش قوتوں سے مرض کا ازالہ کرے گا۔

اس قسم کے واقعات کے لیے نفسی علوم کے ماہرین اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ دراصل ٹیلی پتھی کی ایک طاقت (ENERGY CHARGED TELEPATHIC IMPULSE) درلہر (ENERGY CHARGED TELEPATHIC IMPULSE) تھی جسے حساس طبیعت کے مرلیض نے وصول کیا اور اس طرح ٹیلی پتھی کی مادرائی قوت سے بھرپور یہ لہر اسے ایک جسم انسانی وجود کی شکل میں دکھائی دی۔ یہ وجود اس معالج کا تھا جو مرلیض کا علاج کرتا رہا ہے نفسی تحقیق کی سوانحی ۱۹۵۷ء میں اس قسم کے کئی حیران کن واقعات کو تسلیم کیا ہے۔

غیر مادی وجود کے کرشمے

ہم آپ کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ نفسی قوتوں کی معجزاتی کارکردگی کے بارے میں شائد

اور تحقیق کے دوران اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ نفسی قوت کے حامل بعض لوگ اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر ایک غیر مادی وجود (ASTRAL BODY) میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات کو انگریزی میں (ASTRAL PROJECTION) کا نام دیا گیا ہے۔ انسان کے اس غیر مادی وجود کو جس کا بھی اہمیت ہونے سے پہلے اس بارے میں کافی شہادت موجود ہے۔ چنانچہ جب معجزاتی شفا بخشی کا حامل معالج مرلیض کے قریب ظاہر ہو تو یہ بات عین ممکن ہے کہ یہ معالج کا فوری وجود ہو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آدمی کے دو وجود ہیں ایک مادی اور دوسرا غیر مادی یا نورانی۔ مادی وجود زمان و مکان کا پابند ہے لیکن نورانی وجود ان پابندیوں سے آزاد ہے۔ چنانچہ اگر ایک شخص اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی وجود میں داخل ہو جائے تو فاصلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور غیر مادی وجود کو بھی نمودار ہو سکتا ہے۔ ایک شہور روحانی معالج ہیری ایڈورڈز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اکثر دور دراز مقامات پر اپنے مرلیضوں کے قریب ظاہر ہوا کرتا تھا حالانکہ اس کا مادی وجود ان مقامات سے میلوں دور ہوا کرتا تھا۔ اس بات کی تصدیق ہیری ایڈورڈز کے کئی مرلیضوں نے کی ہے۔ (یہ بھی کہ لہذا میں بھی اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں کہ معجزاتی شفا بخشی کی حامل کوئی مخصوص شخصیت دور دراز مقام پر ظاہر ہوئی اور مرلیضوں کو صحت یاب کیا۔)

بعض مرلیضوں نے جو معجزاتی شفا بخشی کی صلاحیت رکھنے والے معالج کے زیرِ علاج تھے، یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنے معالج سے دور کسی مقام پر تیار پذیر تھے۔ ان کا معالج ان کے علاج کی غرض سے معجزانہ طور پر اس مقام پر ظاہر ہوا اور انہوں نے ان قوتوں یا روحوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جس کے بارے میں معالج کا کہنا تھا کہ وہ شفا بخشی کے

سوالوں کا باب

خیال پیکر
خیالی پیکر کی نفسی قوت
نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا
بدروحوں کا اثر یا نفسی قوت کا اثر
ما فوق الفطرت قوتوں کے اثرات
ٹیلی پتھی ایک وسیع علم ہے۔

کام میں اس کی مددگار ہوتی ہیں۔

چنانچہ ہماری رائے یہ ہے کہ جب تک واضح طور پر ثبوت نہ ملے کسی طریق کار کو غلط قرار دینا ممکن نہیں۔ چونکہ شفا بخشی یا ناخباہ شفا بخشی اس کتاب کے موضوعات نہیں لہذا ان کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ شفا بخشی کے سلسلے میں ہم نے جو تفصیل بیان کی ہے اس کا مقصد صرف یہ بتانا تھا کہ کس طرح ٹیلی پتھی معجزاتی شفا بخشی اور غائبانہ معجزاتی شفا بخشی کے عمل میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

مرچو

پوسٹ بکس نمبر 554

راولپنڈی۔ پوسٹ کوڈ 46000

ایشیا بکس

ہر قسم کی سفارشات حاصل کرنے کے لیے لکھا جاوے گا اور انی لفافہ بھیجیں

خیالی پیکر

بعض مرد اور عورتیں جو ٹیلی بیجھی کی صلاحیت رکھتے ہیں اسے استعمال کرتے رہتے ہیں اور یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ ٹیلی بیجھی کیا ہے اور یہ کس طرح کام کرتی ہے۔ یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہوتے ہیں کہ وہ اس صلاحیت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایسے ہیں جو ٹیلی بیجھی کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ صلاحیت کس طرح کام کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے سامنے تحقیق اور جستجو کا ایک وسیع میدان ہے۔ مثلاً خیالی پیکروں (THOUGHT FORMS) کی ہی مثال لیجئے۔

خیالی پیکروں کے سلسلے میں ماہرین کا نظریہ یہ ہے کہ قوت خیال (THOUGHT POWER) کے ذریعے ذہن کی گہرائی میں پیکر (FORMS) تخلیق کئے جاسکتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ٹیلی بیجھی کام کرتی ہے لیکن یہ پیکر اپنا الگ وجود رکھتے ہیں اور اشیاء اور لوگوں کے ساتھ منسلک رہ سکتے ہیں۔

مثلاً ایک مرتبہ میری موجودگی میں نفسی حساسیت رکھنے والی ایک عورت یہ بتا دی تھی کہ اسے ناظرین میں سے کن لوگوں کے گرد مختلف پیکر دکھائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ وہ عورت ایک دوسری عورت کے قریب آئی اور بتایا کہ اسے ایک عجیب و غریب طرز کے شخص دکھائی دے رہا ہے۔ نفسی طور پر حساس عورت نے اس شخص کی تمام تفصیلات بیان کیں اور ٹیٹھی ہوئی عورت سے پوچھا کہ کیا آپ اس شخص کو پہچانتی

ہیں۔ کہاں میں اسے پہچانتی ہوں۔ اس عورت نے جواب دیا۔ یہ اُس ناول کا مرکزی کردار ہے جو میں تحریر کر رہی ہوں اور میں نے اپنے ذہن میں اس شخص کی شکل دسورت اور حلیہ تخلیق کرنے میں کافی وقت صرف کیا ہے۔

اس واقعہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ یہ شخص دراصل ایک خیالی پیکر ہے جسے ناول نگار خاتون نے بڑی محنت سے تخلیق کیا اور بعد میں ایک اور عورت نے اپنی نفسی صلاحیت کے ذریعے اس خیالی پیکر کا مشاہدہ کیا۔

چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ مختلف نفسی صلاحیتیں دراصل ایک بنیادی نفسی صلاحیت کی مختلف ترمیم شدہ شکلیں ہیں بالکل اسی طرح جس طرح انسان کے مختلف مادی حواس اُس کی بنیادی حس یعنی چھوٹنے کی حس کی ترمیم شدہ صورتیں ہیں۔

نفسی صلاحیتوں کے سلسلے میں ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ٹیلی بیجھی کی صلاحیت بنیادی نفسی صلاحیت ہے جس سے بے شمار دوسری نفسی صلاحیتیں جنم لیتی ہیں۔ یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح چھوٹنے کی حس مادی اعتبار سے ایک بنیادی حس ہے اسی طرح ٹیلی بیجھی نفسی اعتبار سے ایک بنیاد ہے۔

خیالی پیکر کی نفسی قوت

ہم نے کچھ دیر پہلے آپ کو بتایا تھا کہ خیالی پیکر مختلف اشیاء اور افراد کے ساتھ منسلک کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ جب ان اشیاء یا افراد کے ساتھ خیالی پیکر منسلک ہو جاتے ہیں تو ان اشیاء یا افراد پر ان پیکروں کے اثرات پڑنے لگتے ہیں۔

بدرزخوں کا اثر یا نفسی قوت کا کرشمہ

بعض اذیت ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی قوت خیال مادی اشیاء پر اثر انداز ہوتے لگتی ہے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ اس شخص پر جنون یا بدرزخوں وغیرہ کا اثر ہو گیا ہے حالانکہ اگر اس قسم کے واقعات نفسی انتشار کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ہوتا یوں ہے کہ بعض اوقات مخصوص ذہنی کھینچاؤ (MENTAL STRAIN) کے تحت اندرونی نفسی قوتیں جلدی طور پر غلط رخ اختیار کر لیتی ہیں۔ عموماً یہ صورتحال نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ خاص طور پر بلوغت کے زمانے میں۔ ان لوگوں کے تحت انور سے میلی بیٹھی کی ایک ایسی لہر (IMPULSE) نکلتی ہے جس میں اندرونی نفسی قوتوں کی برقی زور ہوتی ہے۔ چنانچہ مادی اشیاء پر اثر انداز ہوتی ہے اور بعض اوقات جھوٹی موٹی چیزوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے یا روشنی دکھائی دیتی ہے یا شور مٹائی دیتا ہے یا اسی قسم کا کوئی اور واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ عموماً اس قسم کے واقعات کو جنون اور بدرزخوں کا اثر سمجھا جاتا ہے اور ارد گرد کے لوگ اور سلسلے وغیرہ پریشان اور خوفزدہ ہونے لگتے ہیں۔

میں نے اس قسم کے واقعات کی تحقیق کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر متعلقہ شخص کی ذہنی یا طریق کار کے تحت مدد کی جائے تو نفسی انتشار ختم ہو جاتا ہے اور متاثرہ شخص کی حالت معمول پر آ جاتی ہے۔

چونکہ ان خیال پکیزوں میں نفسی قوت ہوتی ہے چنانچہ جب کوئی شخص کسی ایسی چیز یا فرد کو جس کے ساتھ خیالی پکیز منسلک ہو چھوڑتا ہے یا اس کے قریب آتا ہے تو خیالی پکیز میں موجود نفسی قوت اس پر اثر انداز ہوتی ہے اور اس شخص میں بھی وہی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے جو نفسی قوت کی شکل میں خیالی پکیز میں موجود تھی۔

نفسی قوت دوسروں کو عطا کرنا

اگر کوئی شخص نفسی صلاحیت کا مالک ہو تو وہ بعض بے جان چیزوں کے ساتھ خیالی پکیز منسلک کر سکتا ہے۔ اس طرح جس کسی کو یہ بے جان چیز عطا کی جائے گی وہ اس چیز کی مدد سے ایسے تمام لوگوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے جو اس کے قریب ہوں گے۔ (اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بہت زیادہ نفسی صلاحیت کے مالک لوگ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نفسی قوت سے بھرپور خیالی پکیز منسلک کر کے اُسے بھی صاحب کرامت بنا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر نفسی قوت سے بھرپور کوئی پکیز کسی لباس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے اور یہ لباس کسی عام شخص کو دے دیا جائے تو وہ شخص یہ لباس پہن کر ارد گرد موجود لوگوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور کرامت دکھا سکتا ہے (غالباً اسی لئے صاحب کرامات لوگوں کی عطا کی ہوئی چیزوں مثلاً لباس چپا دریا پھڑی وغیرہ کو مقدس سمجھا جاتا ہے اور ان اشیاء کا مالک شخص ان کی مدد سے کرامت دکھا سکتا ہے۔

ما فوق الفطرت قوتوں کے اثرات

بعض اوقات ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کی بنیاد پر میں نے محسوس کیا ہے کہ متاثرہ شخص میں صرف نفسی انتشار ہی کارفرما نہیں بلکہ اس شخص پر بعض دوسرے عوامل بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔ مثلاً ما فوق الفطرت چیزوں (SUPERPHYSICAL BEINGS) کی طرف سے دانستہ یا نادانستہ طور پر آنے والے ٹیلی پیٹک اثرات وغیرہ۔

مثلاً ایک شخص مختلف ذہنوں سے خارج ہونے والے نفسی اثرات کے باہم ملنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے انتشار کے درمیان الجھا ہوا تھا۔ اس انتشار کے دو اسباب تھے۔ پہلا سبب تو زندہ لوگوں کے ذہنوں سے خارج ہونے والے نفسی اثرات تھے اور دوسرا سبب ما فوق الفطرت چیزوں کی طرف سے آنے والے ٹیلی پیٹک اثرات تھے۔ ما فوق الفطرت چیزوں میں مردہ انسانوں کی رو میں شامل عقول اور بعض وقتیں بھی شامل تھیں جنہیں انسان رو میں یا انسانی قوتیں نہیں کہا جاسکتا۔

یہ سب نفسی اثرات اور غیر انسانی قوتیں متاثرہ شخص کے ارد گرد موجود نفسی قوت کے غلات (AURA) میں الجھ گئی تھیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی آپ کو بتا چکے ہیں اس کو آدھن پینے والے ہر شخص کے ارد گرد نفسی قوت (PSYCHIC ENERGY) کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ نفسی قوت کے اس غلات کو (AURA) کہتے ہیں۔ (یہ غلات ایک حلقہ کی شکل کا ماند ہوتا ہے اور بیرونی نفسی اثرات کو اثر انداز ہونے سے روکتا

ہے۔ چنانچہ اگر بیرونی نفسی اثرات اس غلات کو توڑ کر اس میں الجھ جائیں تو متعلقہ شخص کا متاثر ہونا یقینی ہوتا ہے)

چنانچہ جہاں تک انسانی روحوں کا تعلق ہے۔ اگر صحیح نفسی طریق کار اختیار کیا جائے اور یہ حقیقی خواہش موجود ہو کہ ان روحوں کو ٹیلی پیٹھی کے تانے بانے یا جمال (WEB) سے رہائی دلائی جائے تو عموماً اتنا کرنا ہی کافی ہوتا ہے اور ٹیلی پیٹھی کا وہ جمال ٹوٹ جاتا ہے جس میں یہ انسان رو میں الجھی ہوئی ہوتی ہیں۔

ٹیلی پیٹھی ایک وسیع علم ہے

ٹیلی پیٹھی ایک بہت وسیع علم ہے اور اس کتاب میں آپ کو اس کے ہاے میں وہ معلومات فراہم کی گئی ہیں جو مزید تحقیق اور تجربات کے لئے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان معلومات کی بنیاد پر آپ ٹیلی پیٹھی کے میدان میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور اس شعبے میں عروج حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم سب ایک طرح سے کوتاہ اندیشی کا شکار ہیں خاص طور پر انسان کی اندرونی صلاحیتوں کے بارے میں ہم سمجھ کر رہے ہیں کہ ہمارا وجود دوسری چیزوں سے الگ تھلک ہے لیکن یہ تصور محض دھوکہ ہے۔ ہمارے مادی وجود اور شخصیت کے پرشے کے پیچھے ہمارا حقیقی وجود ہے اور یہ حقیقی وجود مادیت اور مادی اصولوں کے تابع نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف مادی اصولوں ہی سے آشنا ہیں تاہم اپنے

حقیقی وجود کو پہچاننے کے سلسلے میں لوگوں کی دلچسپی اب بڑھ رہی ہے اور لوگوں کو وہ قوتیں حاصل ہو رہی ہیں جن سے پہلے وہ محروم تھے۔ چنانچہ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ انسان کائنات کی اکائی سے الگ نہیں اور علیحدہ وجود کا تصور محض دھوکہ ہے۔

انسان کا حقیقی وجود مادی قوانین سے آزاد ہے۔ یہ وجود صرف عظیم آفاقی قوانین (COSMIC LAWS) کا پابند ہے۔ چنانچہ انسان کے حقیقی وجود کی پہنچ بہت دور تک ہے۔ انسان کا مادی وجود وجودی اصولوں کے تابع ہے اور اس کا دائرہ عمل بہت محدود ہے، اس عظیم وسعت کا اندازہ نہیں لگا سکتا جو انسان کے حقیقی وجود کے لئے موجود ہے۔

لیکن کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے حقیقی وجود کا کوئی پہلو ابھیر کر مادی وجود کے قریب پہنچ جاتا ہے تاہم اس عمل کے لئے جن محرکات کی ضرورت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم ان کے بارے میں لاعلمی کا شکار ہیں یا بہت ہی کم علم رکھتے ہیں۔

طبیعیاتی کے عمل کے دوران بعض اوقات انسان کا آفاقی دُنیا سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور پسند کے لئے مادی حدود و قیود ختم ہو جاتی ہیں اور ہمیں اپنے حقیقی وجود کا ادراک حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس عالم توراتی میں ہم یہ دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں کہ ہماری ذات دوسری اشیاء سے الگ نہیں بلکہ ہم کائنات کی اس اکائی کا حصہ ہیں اور ایک ہی کل کا جزو ہیں۔

چنانچہ ہم اس نتیجے پر بھی پہنچتے ہیں کہ کرہ الارض پر بسنے والے تمام کے تمام انسان ایک ہی حقیقت مطلق کا برتو ہیں اور ایک ہی کل کے اجزا ہیں۔ اس طرح ہمیں دُنیا بھر کے انسانوں کے درمیان جھائی چلائے کا درس بھی ملتا ہے۔



یہ دنیا انسانوں کا ایک جنگل ہے۔ جس طرح جنگل میں مختلف حشرات کے ہاؤس ہوتے ہیں، اسی طرح اس دنیا میں بھی مختلف طرح کے لوگ ہیں۔ بعض درندوں کی طرح خونخوار اور ظالم ہیں، بعض بھیڑیوں کی طرح، خاک، بعض لہڑیوں کی طرح دکھارہ والا، بعض گھبروں کی طرح بزدل اور بعض ہڑوں کی طرح شریف اور محرم۔ ان سب میں کامیابی کے ساتھ ہیکے ایک مشکل ہر ہے۔ اس مقصد کے لئے ذاتی کمزوریوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ کامیابی کی بیڑی پر لوہری لوہے کی ایک ایسی کتاب ہے جو آپ کو اپنی کمزوریوں سے نجات حاصل کرنے میں مدد ملے گی تاکہ آپ آگے بڑھ سکیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ میں ایک حیرت انگیز طاقت ہے۔ اس طاقت کے بارے میں شاید آپ نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ یہ طاقت ہے مثبت سوچ، اعتماد اور یقین کی۔ یہ ایک نفسیاتی اور بعض صورتوں میں ایک روحانی طاقت ہے۔ اگر آپ اس طاقت کو بیدار کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ کوئی مجرہ ہے، کوئی کرامت ہے یا کیا ہے یہ یاد جانے اور اپنی عقلی اور روحانی طاقت کے ذریعے اپنی زندگی میں انقلاب لانے کے لئے ہماری کتاب "اچھی سوچ راہِ آسان، منزل قریب" کا مطالعہ کریں۔

جب آپ مشکلات کے بھنور میں جکڑ جائیں۔ فکر پریشانی، مالی مشکلات، ناکامی اور نکتہ چینی چاروں طرف سے آپ کو گھیر لیں۔ آپ کو کوئی راہ دکھائی نہ دیتی ہو تو یہ کتاب آپ کی مدد کرے گی۔ "زندگی کا دروازہ کھلا ہے" آسمانی کتابوں کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ یہ کروڑوں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اگر آپ نے یہ کتاب اچھی تک نہیں پڑھی تو یقیناً آپ راہنمائی سے محروم رہ گئے ہیں۔

کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کے ذہن میں نئے نئے خیالات پیدا ہوں۔ لوگ آپ کو پسند کریں۔ آپ کو فائدہ پہنچا کر خوش ہوں۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا طریقہ آجائے۔ آپ کے کاروبار، تنخواہ اور آمدنی میں اضافہ ہو۔ آپ کامیابی کے تمام گرہیں گھسیں۔ آپ کی ہر شش گھنگو سے لوگ متاثر ہوں۔ وہ آپ کی طرف کھینچے جاتے آئیں۔ خواتین آپ میں شش محسوس کریں اور ساری دنیا آپ سے خوش ہو۔ اگر آپ یہ سب کچھ چاہتے ہیں تو "دوسروں پر جاؤ جیسے" کا مطالعہ آپ کے لئے ضروری ہے۔

مرچو پیر

ایشیا بکس کی کتابیں ان بک سیلز سے بھی مل سکتی ہیں

☆ زمین بک ہاؤس، اردو بازار، کراچی، فون 7766751 ☆ الگ نیوز ایجنسی، فریئر مارکیٹ، کراچی، ڈیگم بک پوسٹ، مین اردو بازار، کراچی، علم و عرفان پبلشرز 34 اردو بازار، لاہور، فون 3522232 ☆ طارق بک سینٹر، لکھا بازار، لاہور، ☆ کتاب گھر، اقبال روڈ، نزد کھلی چوک، لاہور، فون 8552929 ☆ اشرف بک ایجنسی، کھلی چوک، راولپنڈی، ☆ احمد نیوز ایجنسی، ایف بی آر، کٹ موٹی، پانڈہ، ڈسٹریکٹ، سری روڈ، راولپنڈی، فون 5504559 ☆ بک سینٹر، حیدر روڈ، صدر، راولپنڈی، ☆ مکتبہ سرحد نمبر پانچ، پشاور، فون 212535 ☆ شیخ بک سٹال، بہاول بازار، فیصل آباد، فون 813449 ☆ کتب خانہ تقبول عام، جنگ بازار، گلبرگ، نمبر 6، فیصل آباد، فون 612038 ☆ کتابستان بک سیلز، شاہی بازار، بہاولپور، فون 874815 ☆ ریلوے بک سٹال، ریلوے اسٹیشن، خانپور، ☆ خانپور کتاب گھر، چوک مرکزی جامع مسجد، خانپور، ☆ مسعود نیوز ایجنسی، گھول، فون 591209 ☆ طاہر نیوز ایجنسی، عارف بازار، پورے والا، ☆ نیوکالج، شیخری مارٹ، لیاقت روڈ، میاں چنوں، فون 661838 ☆ سلطانی نیوز ایجنسی، چکوال، ☆ احمد نیوز ایجنسی، ریلوے بک سٹال، شورکوٹ، جھاوٹی، ☆ حق باہو نیوز ایجنسی، میاں والا، اریاں، شورکوٹ شہر، ☆ جنوعہ شیخری مارٹ، کھاریاں، ☆ آئیڈیل سپورٹس، صدر بازار، کھاریاں، ☆ بے نیوز ایجنسی، ٹریفک چوک، جام پور، ☆ ملک نیوز ایجنسی، ٹریفک چوک، ڈیرہ غازی خان، ☆ فیض نیوز ایجنسی، عینی خیل، ☆ رائیل کتاب گھر، سیشن روڈ، لاڑکانہ، ☆ جتوئی نیوز ایجنسی، گھنڈ گھر، نزد UBL سکھر، ☆ مشتاق نیوز ایجنسی، نزد فائر بریگیڈ، مریم روڈ، پرانا نواب شاہ، ☆ ظفر کتاب گھر، چوک زرگر، ان مین بازار، کوہاٹ شہر، فون 519677 ☆ کوہاٹ بک سینٹر، القابیل سٹی، ڈاکخانہ، پرانا خیل روڈ، کوہاٹ، ☆ امان سبز بک سیلز، اندرون تحصیل گیٹ، کوہاٹ، ☆ طاہر بک ڈپو، چیمبر تھاٹر روڈ، بنوں، ☆ جاوید نیوز ایجنسی، خاص بازار، بالا کوٹ، ☆ پاکستانی سبز ہسپتال، چوک، میانوالی، روڈ، شکر درہ، ☆ حاسم بک ڈپو، گڑھی حبیب اللہ، ضلع مانسہرہ، ☆ حاجی گل کرم خان، نیوز ایجنسی، چارسدہ، ☆ ہاشی برادر، گوردت گلہ روڈ، کوئٹہ، ☆ عبدالعزیز بک سٹال، میزان، چوک، کوئٹہ، ☆ المعین نیوز ایجنسی، میانوالی، ☆ بک سیلز، طارق مارکیٹ، اتر پورٹ روڈ، گلگت، ☆ قریشی نیوز ایجنسی، مین بازار، کوئٹہ، ☆ حاجی غلام حیدر نیوز ایجنٹ، سہلی، ضلع بھمبر، ☆ فیض کتاب گھر، نیو بازار، چترال۔

Find more books go www.iqbalkalmati.blogspot.com

بین پر رحم فرما آمین

ہماری بعض دلچسپ اور مفید کتابیں

